خوابِ بیداری میں دیدارِ مصطفوی ﷺ کے فیوض و برکات کے تحفہ ہائے کیمیا بانٹنے والی اپنی
نوعیت کی منفرد کتاب

# كيفية الوصول لزيارة سيدنا الرسول ﷺ

# آئیں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کر لیں

تصنیف و تالیف

شیخ حسن محمد عبداللہ شداد بن عمر باعمر حضرمی

ترجمہ و تحقیق

محمد افروز قادری چریاکوٹی

البصار پبلیکیشنز

آئیں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کر لیں
محمد افروز قادری چریاکوٹی
البصار پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اللّٰھُمَّ
بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

خواب وبیداری میں دیدارِ مصطفوی ﷺ کے فیوض وبرکات
کے نسخہ ہائے کیمیا بانٹنے والی اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

# آئیں دیدارِ مصطفیٰ کریں

وہ جنھیں دیکھ کے مہتاب بھی شرما جائے!
کاش! خوابوں میں کبھی جلوہ گری فرماتے

-: **تصنیف لطیف** :-
شیخ حسن محمد عبداللہ شداد بن عمر باعمر حضرمی رضی اللہ عنہما

-: **ترجمہ وتحقیق** :-
محمد افروز قادری چریاکوٹی

ابصار پبلیکیشنز
فرسٹ فلور 8-سی محی الدین بلڈنگ
دربار مارکیٹ لاہور
0331-4503505    0302-3799955

بِأَبِي أَنتَ وأُمِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ الأُمِّيُّ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب : كيفية الوصول لزيارة سيدنا الرسول ﷺ
ترجمہ : آئیں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریں
ناشر : اِبصار پبلیکیشنز
مؤلف : شیخ حسن محمد شداد بن عمر باعمر حضرمی
مترجم : ابو رِفقہ محمد افروز قادری چریاکوٹی
دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ
نظرثانی : علامہ محمد عبد المبین نعمانی قادری - مدظلہ النورانی
اشاعت : ۲۰۱۳ء بمطابق ۱۴۳۴ھ
قیمت : 250/روپے
طباعت : اوّل

**اِبصار پبلیکیشنز**
فرسٹ فلور 8- سی محی الدین بلڈنگ
دربار مارکیٹ لاہور
0302-3799955
0331-4503505

---

# شرفِ اِنتساب

اُس چہرۂ والضحیٰ کے نام جو ایک ایسی تابندہ حقیقت ہے کہ خواب میں بھی نظر آجائے تو عین حقیقت ہے۔

توئی تسکینِ دل، آرامِ جاں، صبر و قرارِ من
رخِ پرنور بنُما بے قرارم یارسول اللہ

مشتاقِ جمالِ نبوی
محمد افروز قادری چریاکوٹی

---

# فہرست

| | |
|---|---|
| عرض ناشر<br>روے سخن<br>تقریظ جلیل<br>مقدمہ کتاب<br>مقدمہ طبع دوم<br>تمہید | 19<br>22<br>37<br>38<br>42<br>45 |
| خواب میں دیدارِ مصطفیٰ - اِک سعادتِ عظمیٰ | 54 |
| آمدم برسر مطلب | 56 |
| اچھے خواب کے لیے کچھ لوازمات | 58 |
| محبت کے قرینے | 60 |
| اِتباعِ کامل کے تین فائدے | 63 |
| محبت مصطفیٰ ہر سعادت کی کلید | 64 |

| | |
|---|---|
| پاکیزہ زندگی کا تصور | 73 |
| دیدارِ مصطفیٰ کے فوائد و برکات | 77 |
| دیرینہ آرزو | 78 |
| ترتیب فوائد کی حکمت | 78 |
| سچے خوابوں کی حقیقت | 80 |
| خواب میں زیارتِ نبوی حق ہے | 80 |
| بیداری میں دیدارِ مصطفیٰ - اور اقوالِ علما | 89 |
| خواب - اور علم مکاشَفہ کی باریکیاں | 93 |
| دیدارِ مصطفیٰ کی گوناگوں شکلیں | 95 |
| ایک شب میں بہتوں کا دیدارِ مصطفیٰ کرنا | 99 |
| تین قسم کے خواب | 102 |
| آدابِ خواب | 104 |
| ایک حدیث - اور آدابِ خواب | 107 |
| شرفِ دیدار نہ پانے والا بددل نہ ہو | 110 |
| صالحین وغیرہ کے لیے زیارتِ نبوی اور فتویٰ اِمام نووی | 114 |

| | |
|---|---|
| نیند - نعمت اِلٰہی | 115 |
| ربانی حکمت، برادرانہ نصیحت | 121 |
| پردۂ نیند میں پوشیدہ ایک اور نعمت | 126 |
| دلِ بینا کا فسانہ | 128 |
| دل کی پاکیزگی بصارت و بصیرت کو تاباں رکھتی ہے | 129 |
| خوش خبری کس کے لیے؟ | 129 |
| ولایت کی دو پہچانیں | 131 |
| درِ توبہ وا ہے | 133 |
| اُس کا کرم کہ رات کو دِن کیا! | 135 |
| فائدہ نمبر 1 - قراءتِ سورۃ القدر | 143 |
| فائدہ نمبر 2 - قراءتِ سورۃ الکوثر | 144 |
| فائدہ نمبر 3 - قراءتِ سورۃ المزمل | 144 |
| فائدہ نمبر 4 - قراءتِ سورۃ القدر بروزِ جمعہ | 144 |
| فائدہ نمبر 5 - قراءتِ سورۃ الکوثر بمع درود | 145 |
| فائدہ نمبر 6 - قراءتِ سورۃ لایلاف قریش | 145 |

| | |
|---|---|
| فائدہ نمبر 7 - قراءتِ سورۃ الاخلاص | 145 |
| فائدہ نمبر 8 - از: وسائل شافعہ | 146 |
| فائدہ نمبر 9 - از: مفاتیح المفاتیح | 146 |
| فائدہ نمبر 10 - از: مجمع الحدیث | 147 |
| فائدہ نمبر 11 - درود بروزِ ہفتہ | 147 |
| فائدہ نمبر 12 - از: مفاخر علیہ | 147 |
| فائدہ نمبر 13 - از: مواہب شاذلی | 148 |
| فائدہ نمبر 14 - از: جبروان فاکہانی | 149 |
| فائدہ نمبر 15 - از: منبع السعادات | 150 |
| فائدہ نمبر 16 - دعا کے ساتھ دو رکعت نماز | 150 |
| فائدہ نمبر 17 - از: سیدی احمد زینی دحلان | 151 |
| فائدہ نمبر 18 - درودِ فاتح | 151 |
| فائدہ نمبر 19 - از: بستان الفقراء | 152 |
| فائدہ نمبر 20 - از: حدائق الاخبار، غنیہ الطالبین | 153 |
| فائدہ نمبر 21 - از: سیدی مرسی ابو العباس | 153 |

| | |
|---|---|
| فائدہ نمبر 22-از: ابریز سیدی عبد العزیز الدباغ | 154 |
| فائدہ نمبر 23-از: والد گرامی قدر | 155 |
| فائدہ نمبر 24-از: درودِ سید احمد کبیر الرفاعی | 155 |
| فائدہ نمبر 25-از: سعادۃ الدارین | 156 |
| فائدہ نمبر 26-از: جامع الصلوات | 157 |
| فائدہ نمبر 27-ایضاً | 158 |
| فائدہ نمبر 28-ایضاً | 160 |
| فائدہ نمبر 29-از: بعض صالحین | 163 |
| فائدہ نمبر 30-از: حبیب زین بن ابراہیم | 164 |
| فائدہ نمبر 31-از: سعادۃ الدارین | 164 |
| فائدہ نمبر 32-ایضاً | 165 |
| فائدہ نمبر 33-از: فرامین پیغمبر علیہ السلام | 168 |
| فائدہ نمبر 34-از: امام یافعی | 169 |
| فائدہ نمبر 35-از: بعض مجموعہ ہائے وظائف | 169 |
| فائدہ نمبر 36-از: سعادۃ الدارین | 170 |

| | |
|---|---|
| فائدہ نمبر 37-از: امام قسطلانی | 171 |
| فائدہ نمبر 38-از: منافع قرآن | 171 |
| فائدہ نمبر 39-از: بعض اکابر اُمت | 172 |
| فائدہ نمبر 40-از: امام حسن رضی اللہ عنہ | 173 |
| فائدہ نمبر 41-از: مجرباتِ امام سنوسی | 173 |
| فائدہ نمبر 42-از: سعادۃ الدارین | 174 |
| فائدہ نمبر 43-از: بعض اکابر اُمت | 175 |
| فائدہ نمبر 44-از: بعض اہل علم | 176 |
| فائدہ نمبر 45-از: سعادۃ الدارین | 176 |
| فائدہ نمبر 46-از: شیخ حسن عدوی | 177 |
| فائدہ نمبر 47-از: امام یافعی قدس سرہ | 178 |
| فائدہ نمبر 48-از: ذخائر محمدیہ | 179 |
| فائدہ نمبر 49-از: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما | 180 |
| فائدہ نمبر 50-از: شیخ محمد حقی آفندی | 181 |
| فائدہ نمبر 51-از: سید احمد دحلان | 183 |

| | |
|---|---|
| فائدہ نمبر 52-از: شیخ صاوی | 184 |
| فائدہ نمبر 53-از: شیخ سنوسی | 185 |
| فائدہ نمبر 54-از: سعادۃ الدارین | 186 |
| فائدہ نمبر 55-از: حیاۃ الحیوان | 186 |
| فائدہ نمبر 56-از: مجموعۂ مبارکہ | 187 |
| فائدہ نمبر 57-سنت رسول وشریعت محمدی کی پیروی | 188 |
| فائدہ نمبر 58-صیغہ درود | 188 |
| فائدہ نمبر 59-از: سعادۃ الدارین | 190 |
| فائدہ نمبر 60-از: سعادۃ الدارین | 190 |
| فائدہ نمبر 61-از: شیخ ابوبکر بن سالم | 191 |
| فائدہ نمبر 62-از: وسیلۃ العباد | 192 |
| فائدہ نمبر 63-کلمہ طیبہ | 194 |
| فائدہ نمبر 64-الصلوٰۃ علیٰ حبیب الرحمٰن | 194 |
| فائدہ نمبر 65-از: سید عبد الرحمٰن الرفاعی | 194 |
| فائدہ نمبر 66-قراءتِ سورۂ اخلاص | 195 |

| | |
|---|---|
| فائدہ نمبر 67-از: حبیب عبد القادر السقاف | 195 |
| فائدہ نمبر 68-درودِ حسنات | 197 |
| فائدہ نمبر 69-از: حبیب احمد مشہور الحداد | 197 |
| فائدہ نمبر 70-قراءتِ دلائل الخیرات | 198 |
| فائدہ نمبر 71-از: سید سالم عبد اللہ شاطری | 199 |
| فائدہ نمبر 72-درودِ عظیمہ | 200 |
| فائدہ نمبر 73-قراءتِ مضریہ پر مداومت | 201 |
| فائدہ نمبر 74-از: حبیب ابو بکر المشہور | 203 |
| فائدہ نمبر 75-قراءتِ نفحات الفوز | 203 |
| فائدہ نمبر 76-از: مکاتباتِ الحبیب عبد اللہ الہدار | 204 |
| فائدہ نمبر 77-قراءتِ شعر قصیدۂ بردہ | 205 |
| فائدہ نمبر 78-از: مکاتباتِ الہدار | 205 |
| فائدہ نمبر 79-از: مکاتباتِ الحبیب احمد بن محمد الکاف | 206 |
| فائدہ نمبر 80-از: سعادۃ الدارین | 206 |
| فائدہ نمبر 81-از: کتاب قبسات النور | 207 |

| | |
|---|---|
| فائدہ نمبر 82-از: سید حسین بن حامد المحضار | 208 |
| فائدہ نمبر 83-تنبیہ الانام کی قراءت پر مداومت | 209 |
| فائدہ نمبر 84-از: کتاب مفاتیح المفاتیح | 209 |
| فائدہ نمبر 85-قراءتِ فیض الانوار | 210 |
| فائدہ نمبر 86-از: سید احمد غالب | 211 |
| فائدہ نمبر 87-از: سید احمد غالب | 212 |
| فائدہ نمبر 88-از: سید احمد غالب | 212 |
| فائدہ نمبر 89-از: سید محمد علوی مالکی | 213 |
| فائدہ نمبر 90-از: الحبیب محمد بن علوی بن شہاب | 216 |
| فائدہ نمبر 91-از: الحبیب محمد بن علوی بن شہاب | 216 |
| فائدہ نمبر 92-از: الحبیب علی محمد الحبشی | 217 |
| فائدہ نمبر 93-از: حبیب عمر محمد سالم بن حفیظ | 218 |
| فائدہ نمبر 94-از: الحبیب ابو بکر بن علی المشہور | 218 |
| فائدہ نمبر 95-از: الحبیب الہدار محمد الہدار | 219 |
| فائدہ نمبر 96-ایضاً | 220 |

| | |
|---|---|
| فائدہ نمبر 97-ایضاً | 221 |
| فائدہ نمبر 98-ایضاً | 222 |
| فائدہ نمبر 99-ایضاً | 222 |
| فائدہ نمبر 100-ایضاً | 223 |
| فائدہ نمبر 101-ایضاً | 223 |
| فائدہ نمبر 102-ایضاً | 224 |
| فائدہ نمبر 103-ایضاً | 224 |
| فائدہ نمبر 104-ایضاً | 225 |
| فائدہ نمبر 105-ایضاً | 225 |
| فائدہ نمبر 106-از: دعاے خضر علیہ السلام | 226 |
| فائدہ نمبر 107-از: الحبیب احمد مشہور الحداد | 228 |
| فائدہ نمبر 108-از: صاحب قاموس علامہ فیروز آبادی | 229 |
| فائدہ نمبر 109-از: مولف موصوف | 230 |
| فائدہ نمبر 110-از: شیخ احمد طیب | 230 |
| فائدہ نمبر 111-از: عارف باللہ شیخ ابراہیم حلمی قادری | 232 |

| | |
|---|---|
| فائدہ نمبر 112- ایضاً | 232 |
| فائدہ نمبر 113- ایضاً | 233 |
| فائدہ نمبر 114-از: سعادۃ الدارین | 234 |
| فائدہ نمبر 115-از: الحبیب علی محمد الحبشی | 236 |
| فائدہ نمبر 116-از: محبین سیون | 236 |
| فائدہ نمبر 117-از: کتاب الدر المنتظم | 237 |
| فائدہ نمبر 118-صلوات الابرار | 237 |
| فائدہ نمبر 119-از: مولف، درودِ صفا | 238 |
| فائدہ نمبر 120-از: کتابِ اسمیٰ | 238 |
| فائدہ نمبر 121-از: صیغۂ مولف | 239 |
| فائدہ نمبر 122-بدایۃ الہدایۃ کی قراءت | 240 |
| فائدہ نمبر 123-از: صیغۂ مولف | 240 |
| فائدہ نمبر 124-از: دعواتِ ادریسیہ | 242 |
| فائدہ نمبر 125-از: دعواتِ ادریسیہ | 242 |
| فائدہ نمبر 126-از: الحبیب عبد الرحمٰن الکاف | 243 |

| | |
|---|---|
| فائدہ نمبر 127-از: شیخ ماء العیون | 244 |
| فائدہ نمبر 128-فتح التام کی قراءت | 245 |
| فائدہ نمبر 129-از: مولف، صلوٰۃ الجمال | 246 |
| فائدہ نمبر 130-از: کتاب سر الاسرار | 247 |
| فائدہ نمبر 131-از: سید شہاب الدین | 247 |
| فائدہ نمبر 132-از: الحبیب عبد الرحمٰن الکاف | 248 |
| فائدہ نمبر 133-از: شجرۃ الاصل النورانیہ | 248 |
| فائدہ نمبر 134-از: شیخ تیجانی | 249 |

مصنف کی کچھ باتیں

# عرضِ ناشر

ایک مسلمان اِس دُنیا میں آتا ہے تو سب سے پہلے اُس کے کان میں اَذان دی جاتی ہے۔ یعنی اس حقیقت کا اعتراف واعلان کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔۔۔ یہ نغمہ لاہوتی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔۔۔ یہ مبارک آواز کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اسے صرف ایک آواز نہ سمجھا جائے، بلکہ یہ کائنات، موجودات اور غیر موجودات کا شعور ہے جو ہر مسلم کے لاشعور میں واردِ جہانِ رنگ و بو ہوتے ہی ڈال دیا جاتا ہے۔

حضور مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ سے محبت ہر صاحب ایمان کی فطرت میں اس طرح رچ بس گئی ہے کہ جو حضور ﷺ سے محبت نہیں کرتا وہ مومن ہی تصور نہیں کیا جاتا۔ ہر مسلمان جو خود کو کھلی آنکھوں تاجدارِ کائنات ﷺ کے مہکتے دمکتے خیالوں میں گُم رکھتا ہے وہ خواب کے کینوس پر بھی اُنہی کا اُترا ہوا عکس جمیل دیکھنا چاہتا ہے؛ لیکن یہ اُن کا کرم ہے جسے دیدار عطا کر دیں۔ سلام اُن خوش بخت آنکھوں کو جنھیں جلوۂ محبوبِ کردگار کا رزق میسر آجائے۔ تاہم وہ چشمانِ تمنا جو ہنوز دیدارِ مصطفیٰ سے شرف یاب نہ ہوئیں وہ یقینا مجھ نامراد کی طرح یہ سوچ رہی ہوں گی کہ

> 'گو میں اِس قابل تو نہیں کہ وہ میرے خواب میں آئیں؛ لیکن یہ اعزاز کیا کم ہے کہ میں اُن کا اُمتی ہوں، اور وہ مجھے دیکھ رہے ہیں'۔

جب میں نے اِس کتاب کا نام سُنا تو اِس کی اشاعت کی خدمت حاصل کرنے کا شوق ہوا۔ حضرت مؤلف 'شیخ حسن محمد شداد بن عمر باعمر حضرمی' نے جملہ مواد کتابی شکل میں اکٹھا کر کے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ محترم محمد افروز قادری چریا کوٹی مدظلہ العالیٰ نے کتاب ہٰذا کو آسان اور شگفتہ اُردو زبان میں ڈھال کر اس میں چار چاند لگا دیئے ہیں۔

اِس موضوع پر مندرجہ ذیل کتب بھی باذوق قارئین کے لیے مفید ثابت ہوں گی:

☆ تَنوِیرُ الْحِلکْ فِیْ اِمکانِ رؤیۃ النَّبِیْ وَ الْمَلکْ

از امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ بنام ''آئینہ میں جمال مصطفیٰ'' مترجم: علامہ عبدالرسول منصور سیالوی

(مطبوعہ ادارہ ضیاء السنۃ جامع مسجد شاہ سلطان کالونی ریلوے روڈ ملتان)

☆ خواب میں دیدار مصطفیٰ کی بہاریں قیامت تک جاری ہیں

ڈاکٹر عیسیٰ بن عبداللہ مانع الحمیری

ترجمہ: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

(مطبوعہ رضا اکیڈمی محبوب روڈ رضا چوک مسجد رضا چاہ میراں، لاہور)

☆ رفع الوسوسة والاحتمال عن رؤية النبی بعد الارتحال

علامہ محمد ادریس نگرامی (مطبوعہ در مطبع نامی لکھنو)

☆ الکواکب الزاهرة فی اجتماع الأولیاء یقظة بسید الدنیاوالآخرة صلی اللہ علیہ وسلم

شیخ ابوالفضل عبدالقادر بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

(مطبوعہ دارِ جوامع الکلم ۷ اش الشیخ صالح الجعفری الدراسۃ القاہرہ، مصر)

'الکواکب الزاهرة' کی تعریف کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا انوار اللہ حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب 'الکلام المرفوع' میں لکھا ہے کہ یہ خواب اور بیداری میں زیارت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بہت مدلل کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس کتاب کے مؤلف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اور موصوف مترجم کو دین متین کی مزید خدمت کرنے کی سعادت نصیب فرمائے، نیز میری اِس ادنیٰ کوشش کو اپنی بارگاہِ کریمانہ میں قبول فرما کر میری اور میرے والدین کریمین کی مغفرت کا سبب بنائے۔ آمین!

دُعا گو
محمد ابصار
05-04-2013

# روےِ سخن

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

خواب میں وہ جو نظر آئیں تو آنکھیں نہ کھلیں
ایک مدت سے یہ منصوبہ بنا رکھا ہے

یہ ایک تاریخی سچائی ہے کہ کل کائنات کی بادشاہت' دولتِ دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ جن اِقبال مندوں کو مکین گنبد خضرا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شرفِ غلامی نصیب ہوگیا، وہ نہ شاہانِ زمانہ کے سامنے جھکے، نہ سرمایہ دارانہ نظام کے ہاتھوں بکے؛ بلکہ آفتابِ رسالت کی کرنوں کی خیرات لے کر پھلتے پھولتے چلے گئے، اور کرۂ گیتی پر ہر سمت چھاگئے۔

جن بخت آور آنکھوں کو اُس چہرۂ والضحیٰ کی ایک جھلک نصیب ہوگئی، حسن کائنات کی ساری دلربائیاں اُن کے روبرو ہیچ پڑگئیں۔ کروڑوں سلام ہو ایسے مبارک چہرے والے مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ تاجدارِ کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ روشن کی بات کرتے ہوئے اِک قلندر کی گوہر پاشیاں پڑھیے اور وجد میں سر دھنیے:

''چہروں کی کائنات میں ہر چہرہ ایک الگ کائنات ہے۔ ہر چہرہ الگ مضمون ہے الگ صفت ہے۔ چہرہ مظہرِ اَنوار بھی ہے، حدتِ نار بھی۔۔۔ چہرہ فرشتہ صفت بھی ہے، شیطان صورت بھی۔۔۔ چہرہ رحمانی بھی، حیوانی بھی۔۔۔ شیر کی طرح دلیر چہرہ، سہما ہوا بزدل چہرہ۔۔۔ آئینہ رو چہرہ، بے کیف پتھر چہرہ۔۔۔ خوش خبر چہرہ، بدشگون چہرہ۔۔۔ محتاج چہرہ، غنی چہرہ۔۔۔ خوش حال چہرہ، پائمال چہرہ۔۔۔ آسودہ چہرہ، آزردہ چہرہ۔۔۔ دل میں بسنے والا گلاب چہرہ، آنکھوں میں کھٹکنے والا خار چہرہ۔۔۔ مشتاق چہرہ، بے زار چہرہ۔۔۔ اپنا چہرہ، بیگانہ چہرہ۔۔۔ کافر چہرہ، مومن چہرہ۔۔۔ کرگس چہرہ، شہباز چہرہ۔۔۔ گلنار چہرہ، بیمار چہرہ۔۔۔ خوابیدہ چہرہ، شب بیدار چہرہ۔۔۔ غرضیکہ ہر چہرے کی ایک صفت ہے اور ہر صفت کا ایک چہرہ، لیکن خوش شکل چہرہ، قدرت کی طرف سے عطا ہونے والا ایک پاکیزہ رِزق ہے۔

چہروں کی کائنات میں سب سے زیادہ حسین چہرہ اُس مقدس ہستی کا ہے جس پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک صورتِ حق کا آئینہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روئے اَنور اتنی حقیقت ہے کہ خواب میں بھی نظر آئے تو عین حقیقت ہے۔ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کو دیکھا اُس نے چہرۂ حق دیکھا۔

آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک دیکھنے کے لیے اگر اللہ آنکھ عطا فرمائے تو بات ہے؛ ورنہ ہر آنکھ کی رسائی اُس چہرے کی رعنائی تک کہاں؟۔ ہر مسلمان کی مرتے وقت آخری خواہش یہی ہوتی ہے کہ میرے مولا! مجھے آقاے کریم ﷺ کا چہرہ دکھا، رحمت و شفقت، اور اَنوار و برکات سے بھرپور چہرہ، جو موت کی دہشت و کرب ناکیوں سے ہمیں محفوظ کر جائے۔

نہ اُس چہرے سے بہتر کوئی چہرہ ہے، نہ اُس چشم حق بیں سے بہتر کوئی آنکھ۔ آپ ﷺ نے چہرۂ حق دیکھا اور چشمِ حق میں بس آپ ﷺ ہی محبوب ہیں۔ پس سلام و درود ہو والضحیٰ والے چہرے کے لیے، اور تعظیم و سجدہ آپ ﷺ کے بنانے اور چاہنے والے احسن الخالقین کے لیے۔‘‘[۱]

وصف رخِ اَنور اور توصیف حِسن پیغمبر کے حوالے سے سب سے اچھی اور فیصلہ کن بات حسان بن ثابت ؓ نے کی ہے، مگر پھر بھی ’’حق تو یہ ہے کہ حق اَدا نہ ہوا‘‘۔

وَ أَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ
وَ أَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

---

(۱) دل دریا سمندر، واصف علی واصف: ۹۱، ۹۲۔

ترجمہ: ’’آپ سے زیادہ حسن و کشش رکھنے والا پیکر کبھی میری آنکھوں نے دیکھا ہی نہیں۔ آپ سے بڑھ کر حسین و جمیل مولود کبھی کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ آپ ہر عیب و نقص سے پاک ہیں، گویا آپ اپنی من چاہی صورت میں پیدا کیے گئے۔‘‘

❀ اِس مفہوم کو حسان الہند محدثِ بریلوی نے کیا خوب نبھایا ہے:

وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

❀ اور مردِ سیالکوٹ اپنے عارفانہ رنگ میں یوں گہرباری کرتا ہے:

’رخِ مصطفیٰ‘ ہے وہ آئینہ کہ اَب ایسا دوسرا آئینہ
نہ کسی کے چشم و خیال میں نہ دکانِ آئینہ ساز میں

ایک عربی شاعر نے بھی مدحت رخِ مصطفیٰ کا عجیب مضمون باندھا ہے:

وجهك المحمود حجتنا
يوم يأتي الناس بالحجج

ترجمہ: ’’چہرۂ ساقی کوثر، بروزِ محشر ہمارے لیے بہت بڑی دلیل کا کام دے گا، جس دن لوگ اپنی اپنی دلیلیں لے کر حاضر ہوں گے۔‘‘

یہ خوبصورت اِقتباسات یہاں اس لیے نقل کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ یہ کتاب دراصل اُسی چہرۂ والضحیٰ کو دیکھنے کے فوائد و وظائف پر مشتمل ہے۔ وہ چہرہ آج بھی والضحیٰ کی تابانیاں لیے ہوئے ہے، اور وہ سرمگیں آنکھیں آج بھی ’’مازاغ‘‘ کی اَمین ہیں۔ دیکھنے والی آنکھوں کے سامنے کوئی پردہ نہیں ہوتا، وہ ہر رنگ میں

محبوب کو پہچان لیتی ہیں۔ اور چشم گستاخ کے لیے پردہ ہی پردہ ہے، اور حجاب ہی حجاب! ع

کافر کی نظر اور ہے مومن کی نظر اور

ایک دیکھنے والی آنکھ وہ بھی تھی جو حجابِ موت کے پَرے سے بھی آفتابِ رسالت ﷺ کی ضیا بار کرنوں کو ہر شب دیکھتی رہی۔[۱] اور بے نور آنکھیں تو اُس وقت بھی چہرۂ حق نما دیکھنے سے محروم رہیں جب وہ مہر نبوت ٹھیک خط نصف النہار پر تھا۔

دلِ بینا رکھنے والوں کا عالم تو یہ ہے کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی لذتِ دید سے اُن کی آنکھیں سرشار ہیں، اور ایک لمحے کے لیے بھی اُس چہرۂ دل رُبا سے دوری کا عذاب برداشت نہیں کر سکتیں، اور بے تابانہ کہہ اُٹھتی ہیں کہ

’’اگر وہ رخِ روشن ایک لمحے کے لیے بھی ہماری نگاہوں سے
اُوجھل ہو جائے تو ہم اُس لمحہ خود کو مؤمن تصور نہ کریں۔‘‘[۲]

دِل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

بلکہ اہل نظر اور دیدہ ور کے نزدیک تو معاملہ اِس سے بھی آگے کا ہے، وہ تو حالت بیداری ہی میں اُس مکین گنبد خضرا کی زیارت سے شرف یاب ہوتے رہتے ہیں، مگر کور چشموں اور ظاہر بینوں کو کوئی کیسے سجھائے اور سمجھائے۔ شاعرِ مشرق عاشق صادق علامہ اِقبال نے اپنے ایک خط میں اِس راز سے پردہ اُٹھایا ہے، وہ رقم طراز ہیں:

---

(۱) الذخائر المحمدیہ، سید علوی مالکی: ۲۔

(۲) لواقح الانوار فی طبقات الاخیار، معروف بہ طبقات کبریٰ، امام شعرانی: ۲/ ۱۳۔ صاحب واقعہ شیخ احمد ابو العباس المرسی ؒ ہیں۔

''حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مبارک ہو، اس زمانہ میں یہ بڑی سعادت کی بات ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں، اور اِس زمانے کے لوگ بھی آپ کی صحبت سے اسی طرح مستفیض ہوسکتے ہیں جس طرح صحابۂ کرام ہوا کرتے تھے؛ لیکن اِس زمانہ میں اِس قسم کے اِعتقاد کا اِظہار بھی اکثر دماغوں کو ناگوار ہوگا؛ اس لیے خاموش رہتا ہوں۔''[1]

اس عقدے کی تشفی بخش تحلیل شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی کے ملفوظات میں یوں ملتی ہے، وہ فرماتے ہیں:

''انبیا علیہم السلام کی حیات حقیقی، حسی اور دنیاوی ہے۔ وعدۂ الٰہی کے مطابق اُن پر محض ایک آن کے لیے موت طاری ہوتی ہے، اور فوراً بعد ان کو حیات عطا فرمادی جاتی ہے۔ اس حیات پر وہی اَحکاماتِ دنیاوی ہیں: ان کا ترکہ نہ بانٹا جائے گا، ان کی اَزواج کو نکاح حرام، نیز اَزواجِ مطہرات پر عدت نہیں، وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے ہیں، نمازیں پڑھتے اور حج کرتے ہیں، مٹی اُن کو نہیں کھاسکتی، اللہ تعالیٰ ان کو حیاتِ ابدی کے ساتھ زندگی بخش دیتا ہے یعنی ان کی یہ حیات دنیا کی سی ہے۔''[2]

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

---

(۱) مکاتیب اقبال بنام نیاز الدین خان، خط نمبر: ۱۲ صفحہ: ۴۰ بحوالہ بیداری میں زیارتِ مصطفیٰ: ۱۹۔

(۲) ملفوظات شریف: ۳/ ۳۲۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں بھی وہ پاکیزہ اور تاب دار آنکھیں عطا کرے جو خواب کے کینوس پر دیدارِ نبوی کی سعادت بخشنے کے ساتھ ساتھ جیتے جی بھی جمالِ یار کے دیدار سے بہرہ ور کرسکیں۔ آمین یارب العالمین۔

## صاحب کتاب

سرزمین یمن اپنی گوناگوں خصوصیات و اِمتیازات کے باعث صدیوں سے اہل محبت کے دلوں کی دھڑکن بنی ہوئی ہے۔ اور اہل یمن سے محبت و شیفتگی اہل ایمان کے جذبۂ دروں کا اَٹوٹ حصہ ہے۔ پیارے آقا رحمت سراپا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ

''(اے باشندگانِ یمن!) میں تم میں سے ہوں۔''[1]

اور بسا اَوقات مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یمن کی جانب روے مبارک کرکے فرمایا: کرتے تھے کہ

''میں یمن کی طرف سے رحمت کی ہوا آتی ہوئی محسوس کرتا ہوں''۔

کچھ شخصیات جگہوں سے پہچانی جاتی ہیں جب کہ کچھ جگہیں ایسی بھی ہیں جن کی شناخت شخصیتوں سے کی جاتی ہیں۔ یمن یقیناً ایسی ہی جگہوں میں شامل ہے جسے

---

(۱) سنن ترمذی: ۱۴/ ۱۲۲ حدیث: ۴۳۲۸۔۔۔ جامع الاحادیث سیوطی: ۱۰/ ۴۳۹ حدیث: ۹۹۹۲۔۔۔ مسند احمد بن حنبل: ۴/ ۱۲۹ حدیث: ۱۷۲۰۶۔۔۔ مسند ابویعلی موصلی: ۱۵/ ۱۹۳ حدیث: ۷۲۲۲۔

عاشق صادق، محب رسول حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے قدموں کے لمس نے جگ جگ روشن ومشہور کردیا ہے۔ 'حضرموت' اُسی یمن کا ایک عظیم شہر ہے جہاں سے علم و فن اور فضل وکمال کے بہت سے آفتاب وماہتاب طلوع ہوکر ایک دنیا کو نور وسرور کی خیرات بانٹ گئے ہیں۔ مصنف کتاب علامہ شیخ فقیہ حسن محمد عبداللہ شداد بن عمر باعمر علیہ الرحمہ کا تعلق خیر سے اسی مردم خیز اور علم نواز خطے سے ہے۔ وہ شافعی المذہب، اور سلسلہ رفاعیہ کے عظیم شیخ طریقت ہیں، شہر محبت مدینۃ الرسول میں مدتوں انھیں شرفِ قیام حاصل رہا ہے۔

سالِ گزشتہ علامہ شیخ حبیب عمر بن سالم الحفیظ مدظلہ العالی، کیپ ٹاؤن تشریف لائے تو ان کے ساتھ کئی ملاقاتیں رہیں، بلکہ ایک محفل میں ان کے خطاب کی انگریزی رہے۔ شیخ حبیب عمر، شریعت و طریقت میں حضرموت، تریم کی سربرآوردہ شخصیات میں شمار زبان میں ترجمانی کرنے کا شرف بھی ملا۔ پھر عشائیے میں تادیر مختلف موضوعات زیر بحث ہوتے ہیں۔ عجب اِتفاق کہ موصوف محمود کے توسط سے کچھ فوائد ووظائف بھی اس کتاب کی زینت ہیں، تو دورانِ ترجمہ اُن کی یہ باتیں وہ یادِ ماضی تازہ کرگئیں۔ حضرموت، تریم کے اندر موصوف کا مشہور ومعروف اِدارہ 'دار المصطفیٰ' علم ظاہر وفقہ باطن کے فروغ میں ناقابل فراموش خدمات انجام دے رہا ہے۔

شیخ حسن محمد عبداللہ شداد کی کچھ کتابوں کے اَسماے گرامی حسب ذیل ہیں، اِن کتابوں کا آپ صرف نام پڑھیں، تو آپ کو اندازہ ہوچلے گا کہ مصنف محمود کو عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیسی فنائیت نصیب ہے، اور ایسا لگتا ہے جیسے اُن کا قلم سیرتِ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہٹ کر چلنا ہی نہیں چاہتا، اور توصیف پیغمبر علیہ السلام کے سوا کچھ رقم ہی

نہیں کرنا چاہتا؛ گویا ’جملہ حقوق برائے عشق رسول محفوظ‘:

☆ فیض الأنوار فی سیرة النبی المختار ﷺ

☆ خصائص الأسرار فی نظم الاستغفار وصلوات علی النبی المختار ﷺ

☆ نفحات الفوز والقبول فی الصلوٰة علی الرسول ﷺ

☆ الفتح التام للخاص والعام فی الصلوٰة والسلام علی سیدنا محمد خیر الأنام

☆ الرحمة الشاملة فی الأربعین الفوائد الحاصلة لمن صلیٰ وسلم علیه

☆ البشر والابتهاج فی قصة الإسراء والمعراج

☆ الکنوز المخفیة فی مدح خیر البریة علی نمط الهمزیة

☆ الصلوٰة مفتاح الجنة فیما جاء فی الکتاب والسنة

☆ سر الوصول فی الصلوٰة والسلام علی الرسول علی الحروف المهملة

☆ نیل الشفاء فی سیرة المصطفیٰ ﷺ

☆ الغنیمة فی المبشرات العظیمة

☆ المسک والطیب فی مدائح الحبیب ﷺ

☆ الحبل المتین فی المواطن الأربعین فی الصلوٰة علی النبی الأمین (نظماً)

☆ المورد الأهنیٰ فی نظم أسماء الحسنیٰ

☆ اللؤلؤ والمرجان فی نظم أسماء حبیب الرحمٰن ﷺ

☆ حلیة الدنیا والدین فی مدح الأولیاء والصالحین

☆ النور الراسخ فی إسناد الوالد من السادات والمشائخ

☆ الکوکب الساعی فی ترجمة وسیرة سیدی أحمد الرفاعی

☆ فوز الدارین فی مناقب أبی العلمین

☆ الفضل والامداد فی ترجمة الوالد الشیخ محمد عبد اللّٰه شداد

یہ جملہ گراں مایہ کتابیں اس لائق ہیں کہ انھیں اُردو میں منتقل کیا جائے،
اور اُن سے اِستفادے کا دائرہ وسیع کیا جائے۔ ع

مردے از غیب بروں آید وکارے بہ کند

اِن میں سے بیشتر کتابیں دنیاے نشر و اِشاعت کے معروف مکتبہ ’دار الکتب العلمیة‘ بیروت، لبنان، نیز دیگر مشہور و ممتاز اِداروں سے شائع ہو چکی ہیں۔

اِس کتاب کی اہمیت کا اَندازہ اُن معرکۃ الآرا تقاریظ سے ہوتا ہے جو مقتدر اکابر و اَساطین اُمت نے نثر و نظم میں اِس کتاب کے حوالے سے تحریر فرمائی ہیں:

> ”مثلاً شیخ محمد بن علوی المالکی الحسنی۔۔۔ شیخ عبدالقادر بن احمد السقاف۔۔۔ شیخ حبیب احمد مشہور الحداد۔۔۔ شیخ محمد بن احمد بن عمر شاطری، جدہ۔۔۔ شیخ عبد الرحمن بن سالم البیض، جدہ۔۔۔ شیخ کمال عمر اَمین، مدینہ منورہ۔۔۔ شیخ عبدالقادر جیلانی سالم خرد۔۔۔ شیخ صالح الشیخ العباسی، شام۔۔۔ شیخ احمد البدوی شیخ بن شیخ عثمان البراوی، براوہ۔۔۔ شیخ عبد الرحمن بن احمد بن عبد اللہ بن علی الکاف الہجرانی۔۔۔ شیخ محمد بن سعید بن عبد اللہ بن سالم باعلوی وغیرہ۔ یہ شخصیتیں اپنی ذات میں ایک اِدارے کی حیثیت رکھتی ہیں اور عالم عرب میں اتھارٹی سمجھی جاتی ہیں۔“

یہ معرکۃ الآرا کتاب ہمیں برادرِ دینی و یقینی فضیلت مآب محمد ثاقب رضا قادری کی عنایت سے موصول ہوئی۔ پہلی فرصت میں اس کا مطالعہ کیا، اور پھر اس کی اہمیت و وقعت کو دیکھتے ہوئے اسے جامہ اُردو پہنانے کا فیصلہ کرلیا؛ کیوں کہ ایسے موضوعات پر خامہ فرسائی میری ترجیحات میں سے ہے جن سے ذخیرۂ اُردو ابھی تک مالا مال نہیں ہوا۔

قبل اَزیں ’وقت ہزار نعمت‘۔ ’مرنے کے بعد کیا بیتی؟‘۔ ’بچوں کی اَخلاقی

تربیت کے لیے کہانیوں کے ساتھ چالیس حدیثیں، وغیرہ کی شکل میں ہم اپنے اس دعوے پر روشن ثبوت فراہم کرچکے ہیں۔ چند ماہ کے اندر ان کتابوں کا پہلا ایڈیشن ختم ہوجانا اور معاً پاکستان میں اُن کتابوں کا اِشاعت پذیر ہوکر تمغہ قبولیت پالینا یقینا کرشمہ فضل الٰہی اور عنایت رسالت پناہی ہی ہے۔ فلہ الحمد والمنّۃ۔

میری اپنی ناقص معلومات کے تئیں دیدار مصطفیٰ اور زیارتِ نبوی کے وظائف وفوائد کے تعلق سے اُردو میں شاید کوئی مستقل کتاب نہیں۔ بس اِسی اِحساس کو مدنظر رکھ کر کوئی ٹال مٹول کیے بغیر ۱۸؍شوال کو میں نے ترجمے کا آغاز کردیا۔ اس بیچ دیگر مصروفیات بھی رہیں؛ مگر بفضلہ تعالیٰ ہفتہ دس دن کے اندر ہی یہ کام مکمل ہوگیا۔

حلقہ اُردو داں اور بزم یارانِ نکتہ داں ہر دو طبقہ کی خدمت میں یہ عاجزانہ کوشش پیش کی جارہی ہے۔ کتاب کے فوائد کو پڑھ کر اگر کوئی مقصود آشنا ہوگیا، اور اسے چہرۂ والضحیٰ کی زیارت وسعادت نصیب ہوگئی تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری کوشش ٹھکانے لگ گئی ہے۔

مشکور ہوں اُن شخصیات کا جنھوں نے اس کوشش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کسی طرح کا بھی علمی وفکری تعاون پیش کیا، اور میرے ہر قلمی سفر کے دوران حضور نعمانی صاحب قبلہ کی جو شفقتیں اور عنایتیں توشہ و زادِ راہ کا کام کرتی رہتی ہیں اُن کے لیے شکر وسپاس کے جو جذبات درونِ دل پنہاں ہیں حرف وصوت سے اُن کی تعبیر ممکن نہیں، بس اللہ ہی اُن کی بے لوث خدمات کا انھیں بے اِنتہا اَجر عطا فرمائے، اوران کی سرپرستی کا سحابِ کرم تادیر ہم پر چھائے رکھے۔

اے رب مصطفیٰ اور خدائے محمد! ہمیں بھی زیارتِ نبوی اور دیدارِ مصطفوی کی دولت بے دار سے ہمکنار فرما، اور بار بار فرما۔ کریم آقا! بہت جی چاہتا ہے کہ کبھی اُس چہرے کو دیکھیں جسے تو نے والضحیٰ کہا، اور اُن زلفوں کی زیارت کریں جنھیں تو نے واللیل کہہ کے یاد فرمایا۔ مولا! وہ چہرہ کتنا عظیم چہرہ ہے کہ جب آسمان کی طرف اُٹھتا ہے تو وحی الٰہی اس کی ناز برداری کے لیے اُتر آتی ہے:

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ (البقرہ، ۱۴۴)

پروردگار! اس چہرے کو دکھا کر ہمارے تاریک تن من کو درخشاں اور نور بداماں فرمادے۔ آمین۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي آمَنْتُ بِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَلَمْ أَرَهُ فَلاَ تَحْرِمْنِي فِي الْجِنَانِ رُؤْيَتَهُ، وَارْزُقْنِي صُحْبَتَهُ وَتَوَفَّنِي عَلٰى مِلَّتِهِ وَاسْقِنِي مِنْ حَوْضِهِ مَشْرَبًا رَوِيًّا سَائِغًا هَنِيْئًا لاَ نَظْمَأُ أَبَدًا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

محمد افروز قادری چریاکوٹی
دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، افریقہ
یکم ذی قعدہ: ۱۴۳۳ھ۔ مطابق ۳۰؍اکتوبر ۲۰۱۱ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للّٰه رب العالمين، والصلوٰة والسلام علىٰ سيد المرسلين سيدنا محمد وعلىٰ آله وصحبه أجمعين، أما بعد!

فإن فضيلة الشيخ حسن محمد شداد من الرجال المخلصين فى الدعوة إلى اللّٰه وجمع القلوب على الحبيب المحبوب بكتبه وقصائده ومذاكرته۔

وقد كان والده رحمه اللّٰه إماما من الأئمة، وعلما من أعلام السنة، عاش كل عمره داعياً ومعلما ومرشداً وواعظاً وسائحا فى سبيل اللّٰه۔

ولاشک أن ولده حسن هٰذا من بركة عمله الصالح نسأل الله أن يوفقه ويسدد خطاه و أن يوفقه لما فيه رضاه۔

وصلى الله علىٰ سيدنا محمد وعلىٰ آله وسلم۔

کتبـــــــــــه

محمد بن علوی المالکی الحسنی

مکۃ المکرمۃ

# تقریظ جلیل

محدثُ الحرمین الشریفین حضرت علامہ

## سید محمد بن علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ القوی

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع

خطبہ مسنونہ کے بعد!

فضیلۃ الشیخ حسن محمد شداد اُن سعادت نصیبوں میں سے ہیں جو خالصۃً لوجہ اللہ الکریم دعوتِ دین کے عمل سے وابستہ ہیں۔ اور اپنی کتب وقصائد اور مجالس ذکروفکر سے ہر ممکن کوشش کر کے لوگوں کے دلوں کو نقطہ محبت رسول پر جمع فرما رہے ہیں۔

آپ کے والد گرامی رحمہ اللہ کا شمار اکابر ائمہ میں ہوتا تھا۔ اہل سنت کے وہ ایک عظیم ستون تھے۔ ساری عمر داعیانہ گذاری، لوگوں کو زیورِ علم سے آراستہ کیا، راہِ ہدایت سجھائی، پند ونصیحت کی بساط بچھائی، اور فی سبیل اللہ دورے کرتے رہے۔

اُن کا یہ بیٹا حسن محمد شداد بے شک اُن کے عمل صالح کی

برکت کا عطیہ ہے۔ خدا کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اِنھیں توفیق خیر سے نوازے، اِنھیں ثبات قدمی نصیب فرمائے، اور اپنی رضا کے کام کرنے کی توفیق اُن کے رفیق حال کردے۔

کتبـــــــــــه

محمد بن علوی المالکی الحسنی

مکۃ المکرمۃ

---

نوٹ: اِس طرح اجلہ علما ومشائخ کی بیسیوں تقاریظ اس کتاب کی زینت ہیں، مگر ہم نے بطورِ برکت صرف ایک کے ذکر پر اکتفا کرتے ہوئے نیز طوالت سے بچتے ہوئے بقیہ کو قصداً حذف کر دیا ہے۔ ہاں! ان مقرظین کے اسمائے گرامی لکھ دیے ہیں۔ شائقین حضرات اصل کتاب کی طرف رجوع فرمائیں۔ (چریاکوٹی)

# مقدمہ کتاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ الذی غمر العباد باللطائف والإنعام وعمر القلوب بالتعلق لحضرة صاحب المقام، وغذی الأرواح بذكره المنيف فی طول الدوام، حتیٰ انسجمت الأرواح خير الانسجام، وأضاء لها النور التام، وأفضل الصلوٰة وأزكی السلام علیٰ سيدنا محمد خير الأنام، القائل: من رآنی فی المنام فقد رآنی حقا، فإن الشيطان لا يتمثل بی۔

اللّٰهم صل وسلم علیٰ هٰذا النبی العربی الهاشمی اليثربی وعلیٰ آله وأصحابه وأنصاره وأحبابه وأتباعه وأحزابه، الذين تعلقوا به صدقا حتیٰ تلذذوا بلذيذ خطابه، و سقاهم من شرابه، وارتووا من ميزابه، وتخلقوا بأخلاقه، وتأدبوا بآدابه، واعتكفوا حول أعتابه، ووقفوا علیٰ فناء بابه، وتفيئوا تحت ظل رحابه، والتابعين لهم بإحسان إلی يوم الدين، والحمد لله رب العٰلمين۔

تحفہ حمد ونعت پیش کرنے کے بعد عرض ہے کہ کتنے ہی خوش بخت ایسے ہیں جو ہمہ وقت مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ سے محبت و تعلق کا دم بھرتے، اور دیوانہ وار بابِ نبوت کے پھیرے لگاتے رہتے ہیں۔ رحمت الٰہی ایسے لوگوں کا نہ صرف اِستقبال کرتی ہے بلکہ اُن اِقبال مندوں کے لیے پردے بھی اُٹھا دیے جاتے ہیں (اور پھر وہ کھلی آنکھوں دیدارِ یار سے ہمکنار ہوتے ہیں)۔

کچھ عقیدت مندوں نے مجھ سے دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام کی سعادت پانے کے تعلق سے ایک عمدہ کتاب لکھنے کا مطالبہ کیا، تاکہ اُس کی روشنی میں وہ اپنا گوہر مراد حاصل کرلیں۔ دراصل اُن کا گمان ہے کہ میں علم کا بڑا دھنی شخص ہوں، بلکہ کچھ تو یہاں تک سمجھ بیٹھے ہیں کہ میں علم کا سمندر ہوں، حالانکہ میری حقیقت پانی کے بلبلے سے زیادہ نہیں؛ تاہم کسی کے بارے میں حسن ظن رکھنا اچھی خو ہے، خواہ وہ میری ہی بابت کیوں نہ ہو!۔

(پھر کیا تھا!) میں نے اِس تعلق سے جب اِستخارہ کیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کارِ خیر کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور میرے دل میں فرحت کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ چنانچہ ذاتِ خداوندی پر بھروسہ کرکے اِس کام کو کرگزرنے کا میں نے عزم کرلیا، اِس اُمید پر کہ شاید لوگوں کی نیک دعائیں میری دنیا و آخرت کے کام بنا جائیں۔ اور اَجر وثواب کی توقع محض اللہ جل مجدہ ہی سے رکھی جاسکتی ہے، بیشک وہی بے اِنتہا کرم وعطا کرنے والا ہے۔

تکمیل کتاب اور اپنے مقصد ومراد میں کامیابی عطا ہونے کے بعد میں نے اس کا یہ نام تجویز کیا:

مغناطيس القبول فی الوُصول إلی رؤية سيدنا الرسُول ﷺ وعلیٰ آله وصحبه الفحول۔

بس دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میری اِس عاجزانہ کاوِش کو اپنے کریمانہ قبول سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلیٰ اٰلہٖ وصحبہٖ وسلم

والحمد للّٰہ رب العالمین۔

۱۲/ربیع الانور ۱۴۰۸ھ

مصنف: حسن محمد عبد اللہ شداد بن عمر باعمر

مترجم: محمد افروز قادری چریاکوٹی

آغازِ ترجمہ:

بروزِ جمعہ، ۱۷/شوال المکرم ۱۴۳۳ھ۔ مطابق ۱۶/ستمبر ۲۰۱۱ء

اِختتام ترجمہ: چہارشنبہ، ۲۸/شوال المکرم ۱۴۳۳ھ/ ۲۷/ستمبر ۲۰۱۱ء

# مقدمہ طبع دوم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ہَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھۡتَدِیَ لَولَاَ أَنۡ ھَدَانَا اللّٰہُ والصلوٰۃ والسلام علیٰ برج الکمال فی سمآء اللّٰہ سیدنا محمَّد بن عبد اللّٰہ وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ ومن والاہ۔۔۔ وبعد!

جس خوش بخت کو خیر سے کوئی شیریں پنگھٹ نصیب ہوجائے، وہ وہاں سے سیراب ہوکر کیوں نہ اُٹھے! رسولِ گرامی وقار ﷺ نے کیا خوب فرمایا ہے:

إِنَّمَا الأَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَإِنَّمَا لِکُلِّ امۡرِیءٍ مَّا نَوَی۔[1]

ترجمہ: ”اَعمال کا مدار نیتوں پر ہوتا ہے، اور ہر کوئی اپنی نیت کے مطابق پاتا ہے۔“

---

(۱) صحیح بخاری: ۱/ ۳ حدیث: ۱۔۔۔ سنن ابوداؤد: ۶/ ۱۱۸ حدیث: ۱۸۸۲۔۔۔ سنن ابن ماجہ: ۱۲/ ۲۷۴ حدیث: ۴۲۱۷۔۔۔ معجم اوسط طبرانی: ۱/ ۴۳ حدیث: ۴۰۔۔۔ مسند حمیدی: ۱/ ۲۷ حدیث: ۳۱۔۔۔ مسند شہاب قضاعی: ۴/ ۲۸۰ حدیث: ۱۰۸۵۔۔۔ معرفۃ السنن والآثار بیہقی: ۶/ ۴۲۹۔

(اس وقت آپ کے ہاتھوں میں) یہ اِس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ اس کتاب کی پذیرائی اور لوگوں میں مقبولیت کا راز اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے اپنے کریمانہ قبول سے بہرہ ور کردیا ہے۔ اور وہ مالک ومولا جس پر جتنا چاہے فضل فرمادے، اس کے فضل کی نہ کوئی حد ہے، نہ ٹھکانہ۔

تاجدارِ کائنات ﷺ کی محبت وعقیدت کا چراغ لوگوں کے دلوں میں فروزاں کرنے کی غرض سے یہ ایک ادنیٰ سی کاوش تھی، (اس کی ضرورت کچھ اس لیے بھی محسوس کی گئی کہ) عظمت نِبوت کے گن گائے، اور محبت رِسول کے شہد چکھے بغیر نہ کسی کا اِیمان کامل ہوسکتا ہے، اور نہ ہی ثمرآور، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ وہ بھی کیا اِیمان ہوا جو محبت وعشق رسول سے خالی ہو!۔

سید محمد سعید بیض نے اس کتاب کی تقریظ میں مندرجہ ذیل مصرعے کے ذریعہ مجھے اس کی بشارتِ قبولیت پیش کی ہے:

لمغناطیس باعمر القبول۔

ترجمہ: ”شیخ (حسن محمد شداد) باعمر کی کتاب یقینا تمغہ قبولیت سے سرفراز ہوگی۔“

اِس کتاب کے اندر زیارتِ نبوی اور دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے کیا کچھ جواہر پارے پوشیدہ ہیں وہ قارئین باتمکین پر مخفی نہ ہوگا۔ اور پھر یہ شرف بھی کیسا عظیم شرف ہے!، نہ اِس سے بڑھ کر کسی سعادت کا تصور ہوسکتا ہے!!، اور نہ ہی اِس سے سربلند کوئی رتبہ!!!۔

اَمرِ واقعہ یہ ہے کہ اِس کتاب کی برکت سے اہلِ صدق وصفا کی مراد بر آئی۔ اَربابِ عشق ومحبت فلاح یاب ہوئے، اور اِس کے ذریعہ انھیں ’یوسفِ گم شدہ‘ کا پتا چل گیا۔ پھر کیا ہوا! اُن کے حال اَحوال بدلنا شروع ہوگئے، ظاہر و باطن سنور نکھر گئے، اور اُمیدوں کے دیے جل اُٹھے، جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پردۂ خواب پر دیدارِ محبوبِ کردگار سے اُن کی آنکھیں ٹھنڈی فرمادیں۔

کتاب کا پہلا ایڈیشن طبع ہونے کے بعد میں ملک شام کے دورے پر تھا کہ کچھ اَحباب نے آکر مجھے بتایا کہ اِس کتاب کے فوائد پر عمل پیرا ہونے کے نتیجے میں اللہ جل مجدہ نے انھیں خواب میں دیدارِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دولت بے بہا سے سرفراز کردیا ہے۔

ایک مصنف کے لیے اِس سے بڑھ کر شرف واِعزاز اور کیا ہوسکتا ہے! (اگر اُس کی کاوشوں کے نتیجے میں کسی کی آنکھیں‘ جلوۂ ماہتابِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خیرات پالیں)۔ قابلِ مبارک باد ہیں وہ لوگ جن کے نفس‘ پاکیزہ اور دل کی دہلیز شفاف ہے؛ کیوں کہ ایسے ہی لوگ نوازے اور سرفراز کیے جاتے ہیں۔

مستزاد یہ کہ بعض اَحباب نے اِس کتاب کو (عالمی زبان) انگریزی میں منتقل کرنے کی مجھ سے اِجازت طلب کی؛ تاکہ اِس سے اِستفادے کا دائرہ مزید وسیع ہوسکے تو ہم نے اِفادۂ عام کی غرض سے اس کی منظوری دے دی، اور نیتوں کا حال اللہ ہی جانتا ہے۔

اب اِس دوسرے ایڈیشن میں ہمیں اِحساس ہوا کہ اِس کتاب کا نام کچھ مختصر ہونا چاہیے تو پھر یہ تجویز پایا:

## كيفية الوُصول إلى رؤية سيدنا الرسول صلى الله عليه وسلم

مقصد صرف اِتنا ہے کہ جس طرح خواص نے اِس کتاب سے بھرپور فائدہ اُٹھایا، یوں ہی عوام بھی اس کے فیوض وبرکات سے مالا مال ہوں، اور دور قریب ہر ایک کے لیے اس سے اِستفادہ عام ہو۔ اور یقینا اس کا فیضان ہر اُس شخص تک پہنچے گا ’جو صاحبِ دل ہے (یعنی غفلت سے دوری اور قلبی بیداری رکھتا ہے) یا کان لگا کر سنتا ہے (یعنی توجہ کو یکسو اور غیر سے منقطع رکھتا ہے) اور وہ (باطنی) مشاہدہ میں ہے (یعنی حسنِ اُلوہیت اور جمالِ نبوت کی تجلیات میں گم رہتا ہے)‘۔[1]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری باتوں پر گواہ ہے، اور راہِ راست کی ہدایت بس اُسی کی طرف سے ہے۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

---

(۱) سورۂ ق: ۵۰/ ۳۷۔

### بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمدُ لله ربِّ العٰلمين، والصلوٰة والسَّلام علىٰ من أرسله الله رحمة للعٰلمين، سيدنا محمَّد وعلىٰ آله وصحبه أجمعين۔

اے میرے پروردگار! تیری حمد وثنا کا سہارا لے کر تیرے ہی مبارک نام سے آغاز کر رہا ہوں۔۔۔ تجھی سے مدد کا طلب گار ہوں۔۔۔ تیرے ہی محبوب ومکرم رسولِ مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام نچھاور کرتا رہتا ہوں۔۔۔ بس تجھی سے ہر خیر اور بھلائی کا اُمیدوار ہوں۔۔۔ تیری ہی رضا وخوشنودی کے لیے (کارزارِ حیات میں) تگ و دو کر رہا ہوں۔۔۔ تیرے کرم کے طفیل حتیٰ المقدور نیکیوں پر عمل پیرا ہوتا چلا آرہا ہوں۔۔۔ تجھی پر میرا ایمان ہے۔۔۔ اور اگر تو نے چاہ لیا تو میرے لیے عذاب سے اَمان ہے۔۔۔ اگر بھروسہ ہے تو بس تجھ پر ہے۔۔۔ تیری ہی مضبوط رَسی تھام رکھی ہے۔۔۔ تیرے دشمنوں سے پناہ مانگتا ہوں۔۔۔ تیرے فضل واِحسان کا خواستگار ہوں۔۔۔ تیری ہی رحمت میں مجھے دلچسپی ہے۔۔۔ تیرے عذاب کا خوف دامن گیر رہتا ہے۔

میں نے ہمیشہ صرف تیرا ہی دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔ اور تیری ہی بارگاہ میں

حمد وشکر کے ترانے پیش کیے۔۔۔ جو کچھ بھی تجھ سے اُمید وآس رکھی ہمیشہ بھرپور ملی۔۔۔ لہٰذا اے میرے پروردگار! آئندہ بھی اپنے فضل ونوال کا یہ سلسلہ میرے لیے قائم ودائم رکھنا۔۔۔ بس تو ہی تو ہمارا رب ہے اور کتنا اچھا رب!۔۔۔ تو ہی مشکلیں چھانٹنے والا، اور ہر لمحہ بھروسے کے قابل ہے۔

اے میرے مالک ومولا! تجھ سے بس تیرا سوال ہے۔۔۔ تجھے تیرے محبوب کا واسطہ! ہم اُن سے اِسی لیے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں کہ تو نے انھیں اپنا محبوب بنایا ہے۔۔۔ اور نہ صرف تو اُن پر درود وسلام بھیجتا ہے بلکہ ہمیں بھی تو نے اُن پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہنے کا حکم اپنی آخری آسمانی کتاب میں اُتار دیا ہے۔۔۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کہ تو نے انھیں اپنے خطاب کی لذت سے مشرف کیا ہے۔۔۔ تو وہ تیرے محبوب ومقرب ترین ہوئے۔۔۔ جن کے لیے تو نے اپنی بادشاہت کے دروازے کھول دیے۔۔۔ رفعتوں کے در کشادہ فرمادیے۔۔۔ اور اپنی جناب میں حضوری کا شرف عطا کیا۔۔۔ سو وہ بہ ہزار جان تجھ پر نثار ہوئے۔۔۔ اور صدق واِخلاصِ نیت کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

پھر تو نے اُن کی ہر حاجت برلائی۔۔۔ اُن پر اور اُن کی اُمت پر لطف خاص کا معاملہ کیا۔۔۔ اور پھر اُن میں، اور اُن کی آل واَصحاب و ذرّیت میں تو نے برکتوں کی نہریں بہادیں۔۔۔ اُن کی کل اُمت کو تو نے شرف ومنزلت سے ہمکنار کیا۔۔۔ اور پھر اپنے محبوبِ عالی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسن اَخلاق اور اَوصافِ حمیدہ کی خلعت وکرامت سے بہرہ ور کرنے کے بعد اپنی بے پایاں نعمتوں سے بھی مشرف کیا؛ کیوں کہ تیری نگاہ میں اُن کی تعظیم وتوقیر اور اِجلال وتکریم بہت زیادہ ہے۔۔۔ تیرے مقدس کلامِ قرآنِ عظیم کے اندر تیرا یہ فرمان موجود ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾

(احزاب)

ترجمہ: ”بیشک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے رہتے ہیں اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔“

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ وَّعَدَدَ الْاٰلَافِ وَمَلَايِيْنَ الْمَلَايِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الْمَيَامِيْنَ وَالتَّابِعِيْنَ لَهٗ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

کریما، کارسازا، بندہ نوازا، اے رحمٰن ورحیم، اے قدیم الاحسان، اے ذوالفضل والامتنان، اے فتاح وخلاق ومنان، اے وہ ذات جس پر زمین وآسمان اور زمان ومکان کی کوئی چیز مخفی نہیں!۔۔۔ اے گنہ گاروں سے بخشش وغفران، ناکاروں سے فضل واِحسان اور قصورواروں سے عطاواِنعام کے ساتھ ملنے والے!۔۔۔ تیرا جود وکرم سب پر فائق ہے۔۔۔ تیرا فضل سب پر غالب ہے۔۔۔ تیرا اِحسان ہر اِحسان سے بلند تر ہے۔۔۔ اے بندگانِ نیکوکار کو صاحبانِ فضل وعرفان ہونے کی بشارت دینے والے! کہ ہر زمان ومکان میں وہ تیرے مضبوط قلعے میں

محفوظ ہوتے ہیں، اور تو نے شیطان رجیم سے کہا تھا:

ترجمہ: ”میرے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جن پر تیرا بس نہیں چلنے والا!۔“[1]

ترجمہ: ”تو یقینا یہ وہی بندگانِ خدا ہیں (جن کی بابت تیرے کلام مقدس میں آتا ہے کہ خدائے) رحمن کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب اُن سے جاہل (اکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ 'سلام' کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لیے سجدہ ریزی اور قیامِ (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو (ہمہ وقت حضورِ باری تعالی میں) عرض گزار رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹالے، بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک (اور دائمی) ہے۔“[2]

قرآن مجید کی سورۂ فرقان کی یہ آیاتِ کریمہ اِنسانوں کو دعوتِ فکر دیتی ہیں؛ لہٰذا اے عقل وشعور رکھنے والے اِنسان! پوری تن دہی کے ساتھ اُن بندگانِ خدا کی تعلیمات وہدایات پر جادہ پیما ہو جا جنھوں نے محسن اِنسانیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم کی پیروی میں خود کو فنا کر دیا تھا۔ وہی تو ہمارے آئیڈیل اور نیر تاباں ہیں جنھیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کل کائنات کے لیے رحمت سراپا بنا کر مبعوث فرمایا؛ سو ہمیں خود کو

---

(۱) سورۂ حجر: ۱۴/ ۴۲۔۔۔ سورۂ اِسراء: ۱۷/ ۶۵۔

(۲) سورۂ فرقان: ۲۵/ ۶۳ تا ۶۵۔

اللہ کے اِس فرمان پر وارد ینا چاہیے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿۲۱﴾ (سورۂ احزاب:)

ترجمہ: ”فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یومِ آخرت کی اُمید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔“

اگر آپ اِس آیت کریمہ پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اللہ رب العزت نے ہمارا تذکرہ بھی اپنے محبوبِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُسوۂ حسنہ کے فوراً بعد فرمایا ہے۔ پھر اگر کوئی تاجدارِ کائنات ﷺ کے نقش قدم کی پیروی ہی نہ کرے، اورآپ کی تعلیمات وہدایات پر جادہ پیما ہی نہ ہو، تو بھلا اُسے ذکر الٰہی کا کیف کہاں نصیب ہونے والا!۔

لہٰذا اس کے معنی ومفہوم کو دل میں بٹھائیں۔۔۔ اس کے بحر معرفت میں ڈبکیاں لگائیں۔۔۔ اور اُس کے نور کا پوشاک زیب تِن کرکے اُن لوگوں کی صحبتوں میں آجائیں جو کھلے چھپے ہمہ وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں۔۔۔ اور یہ وہی بخت آور لوگ ہیں جن پر اللہ کا خاص الخاص کرم ہوا۔۔۔ اور جن کے دل کے کونوں میں محبت رسول ﷺ کی چاندنی اُتری ہوئی ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۳﴾

(سورۂ حجرات:۴۹/ ۳)

ترجمہ: ”بے شک جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بارگاہ میں (اَدب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقوی کے لیے چن کر خالص کرلیا ہے۔ ان ہی کے لیے بخشش اور اجرِ عظیم ہے۔“

قوم كرام السجايا أينما جلسوا
يبقى المكان على آثارهم عطرا

ترجمہ: ”یہ ایسے کریم خصلت اور شریف الطبع لوگ ہیں کہ جہاں بیٹھ جائیں وہاں اَنوار و برکات کی برسات ہونے لگتی ہے، اور پھر اُن کی جائے نشست اُن کے بعد بھی ہمیشہ کے لیے معطر ومعنبر ہوجاتی ہے۔“

اِن خوش بختوں نے اپنی ستھری محبت و اُلفت کو دیگر محبتوں کی آلائشوں سے پاک کرکے صرف خواجہ کونین ﷺ کے لیے خاص کردیا، اوروارفتگی عشق میں اس حد تک پہنچ گئے کہ آفتابِ نبوت کی محبت کے آگے اَولاد، والدین، مال ومنال اوردنیا جہان کی ساری محبتوں کے دیے اُن کے نزدیک بالکل بے نور ہوکر رہ

گئے۔ اور محبت کی اس انتہا پر پہنچنے کا سبب کوئی اور نہیں محض سرکارِ دوعالم ﷺ کا یہ فرمانِ عظمت نشان بنا تھا:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَّفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ۔[1]

ترجمہ: ”تم میں کوئی اُس وقت تک مومن ہو ہی نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان ومال، اولادو والدین اور دنیا جہان کے سارے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں!۔“

تو جب اُن خوش بختوں کی محبت درجۂ کمال کو پہنچ کر دل کے درو بام میں اُتر گئی۔۔۔ آداب واَخلاق کی خوشبوؤں میں خود کو رچابسا لیا۔۔۔ ان کے نقش قدم پر بک ٹُٹ چل پڑے۔۔۔ ان کے خطاب کی حلاوت کانوں کے اندر اُتار لیا۔۔۔ اُن کے سایۂ کرم کے نیچے خود کو چھپالیا۔۔۔ اور اُن کے درِ جود پر کھڑے ہوکر فریاد کی؛ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی معرفت کے خزانے اُن کے لیے وا فرمادیے۔۔۔ اور پھر صاف و شفاف خدائی پنگھٹ سے سیراب کرکے انھیں اہل یمین میں سے کردیا۔

---

(۱) صاحب کتاب نے یہاں حدیث کا جو صیغہ ’من نفسہٖ و مالہٖ‘ کے اِضافے کے ساتھ رقم فرمایا ہے، وہ تو ہمیں اپنے محدود علم کے مطابق ذخائر حدیث میں کہیں نہیں ملا؛ تاہم دوتین حدیثوں کو ملانے کے بعد یہ مفہوم بن جاتا ہے۔ اِس تعلق سے مشہور ومعروف حدیث اِن کتب صحاح میں دیکھی جاسکتی ہے: صحیح بخاری:۱/ ۲۴ حدیث:۱۴ ۔۔۔ صحیح مسلم:۱/ ۱۵۶ حدیث: ۶۳ ۔۔۔ سنن نسائی:۱۵/ ۲۱۱ حدیث:۴۹۲۷ ۔۔۔ سنن ابن ماجہ:۱/ ۶۷ حدیث:۶۶۔ -چریاکوٹی-

پھر سلسلۂ کرم اور آگے بڑھا، اُن پر قیمتی موتیاں نچھاور ہوئیں۔۔۔ وہ مقامِ بلند پر فائز ہوئے۔۔۔ انھیں فضل و اِنعام کی خیرات ملی۔۔۔ اور پھر سید کائنات ﷺ کی محبت کو اُوڑھنا بچھونا بنالیا۔۔۔ اَب اُن کے شب وروز اور ظاہر و باطن اُسی رنگ محبت میں رنگے نظر آتے، اور یہی اُن کی منزلِ مقصود بن گئی؛ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صلے میں اُن پر وہ بخششیں اور عطائیں کیں کہ جن سے حرف وصوت آشنا نہیں ہوسکتے۔

ڈبکیاں لگانے والے جب اُس بحرِ محمدی میں غوطہ زن ہوئے تو صدف بن کر باہر نکلے۔۔۔ پھر اُن کی زندگی کا بس یہی معمول بن کر رہ گیا کہ اپنے محبوب کی سنہری باتیں سنتے، اور دوسروں کو سناتے پھرتے تھے۔ مبارک ہو ایسے خوش بختوں کو یہ سعادتِ ارزانی! اِسے اللہ کریم کے فضل کے سوا اور کیا نام دیا جائے!۔ بے شک وہ فضل کرنے والا جس پر جب چاہے اور جتنا چاہے فضل فرمادے، کہ وہ تنہا فضل عظیم کا مالک ہے۔

پھر جب تاجدارِ عرب وعجم ﷺ کے تعلق ونسبت کی جڑیں اُن کے دلوں میں پیوست ہوتی گئیں، اور روحِ محمدی اُن کے وجود میں رچ بس گئی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فضل وکرم کے سوغات کے طور پر انھیں پردۂ خواب پر زیارتِ نبوی اور دیدارِ مصطفوی سے شادکام فرمادیا۔ اور پھر یہ شرفِ باکمال ملا جس کو مل گیا'!۔ ایک عاشق صادق کی اِس سے بڑھ کر نہ کوئی خواہش ہوسکتی ہے اور نہ تمنا!!۔

ایک سچے دردِ عشق رکھنے والے سے پوچھیں تو وہ یہی کہے گا کہ جان ومال بلکہ جہان کی بادشاہت فدا، اگر وہ آمنہ کا لعل جلوہ دکھا جائے، اور اگر وہ محبوبِ سبحانی اپنا دیدار کرا جائے۔ دنیا کی کسی چیز کو اُن کے بالمقابل نہیں لایا جاسکتا!۔

ایک عاشق اُن کی محبت کے بدلے کائنات کی ہر چیز کو اِشارۂ اَبرو پر قربان کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے تو سمجھ لیں کہ اُسے معراجِ ایمان کی سند نصیب ہوچکی ہے۔۔۔ اس کا پلڑا بھاری، اس کا دعویٰ دلیل آشنا، اور اس کا مرتبہ ومقام ثریا نشان ہوچکا ہے۔

ظاہر ہے اَب اُس کے معاصرین اُسے للچائی نگاہوں سے نہ دیکھیں تو کیا کریں!، اس کے دوست آشنا اُس کی منزلت پر اَب صرف رشک ہی کرسکتے ہیں!!۔

بخت آور ہے وہ شخص جسے اُس کا یوسف گم شدہ مل گیا، جسے دیکھ کر اس کی آنکھیں حقیقی معنوں میں ٹھنڈی ہوگئیں۔ کاش! کوئی اِس فرمانِ سعادت نشان پر عمل پیرا ہوکر تو دیکھے:

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰىٓ أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ
نَّفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ

ترجمہ: ”تم میں کوئی اُس وقت تک مومن ہو ہی نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان ومال، اولاد ووالدین اور دنیا جہان کے سارے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں!۔“

## خواب میں دیدارِ مصطفیٰ - اِک سعادتِ عظمیٰ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ جب ایسے خوش بختوں کو خواب میں دیدارِ محبوبِ کردگار علیہ السلام سے مشرف فرماتا ہے تو پھر یہ عروج وکمال کے کس مقام پر ہوتے ہیں اندازہ نہیں کیا جاسکتا!۔ اب وہ پورے اِنہماک واِتباع اور توجہ وآداب کے ساتھ درود وسلام کی کثرت کرتے ہیں۔ پھر کیا ہوتا ہے کہ مولائے کریم کا فضل عظیم جو بنوں پر ہوتا ہے اور وہ خواب میں دیکھنے والی مبارک ہستی کو کھلی آنکھوں دیکھنے کا شرف بھی پاجاتے ہیں۔ اب آپ خود سوچیں کہ جسے یہ سعادتِ عظمیٰ نصیب ہوجائے اُس کے مقدر کی یاوری اور مرتبے کی بلندی کا کیا کہنا!۔

کتنے خوش بخت ہیں وہ لوگ جنھوں نے محنت کی، تو کامیابی ہاتھ لگ گئی۔ فصل لگائی، تو وہ لہلہا اُٹھی، اور وہی کاٹی جو بوئی تھی۔ یقیناً اِسے اللہ جل مجدہ کے بے اِنتہا کرم ہی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ جب خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کرنے والوں کے مقام ومرتبہ کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا تو پھر بیداری میں اِس سعادت سے بہرہ ور ہونے والوں کی رفعت ومنزلت کا اندازہ کہاں ہوسکتا ہے!۔ وہ خواب کے پردے پر نظر آئیں پھر بھی تاجدارِ کائنات اور اشرف المرسلین ہیں، (اُن کا خواب عین حقیقت ہوتا ہے)۔ آپ کا بڑا مشہور فرمان ہے:

مَنْ رَآنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِيْ حَقاً، فَإِنَّ
الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ۔[۱]

ترجمہ: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے دراصل مجھی کو دیکھا؛ کیوں کہ شیطان کبھی میرا روپ نہیں دھار سکتا!۔“

بالکل سچ فرمایا میرے صادق ومصدوق نبی معصوم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے۔ اس کے بعد پھر آقائے کریم ﷺ نے ہمیں یہ بشارت سنائی:

---

(۱) مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ۳/۲۵۶۔۔۔ کنز العمال: ۱۵/۳۸۳ حدیث: ۴۱۴۸۱۔۔۔ موسوعۃ اطراف الحدیث: ۱/۶۴۶ ۲۶۶۴۶ حدیث: ۲۶۶۲۰۶۔

مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ، أَوْ فَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقْظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ۔[۱]

ترجمہ: ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ عنقریب بیداری میں بھی مجھے دیکھنے (کی سعادت حاصل کرے) گا -یا- (خواب میں دیکھنا ایسے ہی ہے) گویا اس نے مجھے بیداری میں دیکھ لیا، اور شیطان کبھی میری شکل نہیں بنا سکتا!“

اِس حدیث کی شرح وغیرہ آگے ایک خاص باب کے تحت آئے گی -اِن شاء اللہ-

## آمدم بر سر مطلب

اَزاں بعد میرے بہت سے دوست اَحباب نے مجھ سے کچھ ایسے فوائد ووظائف مرتب کرنے کا مطالبہ کیا جن کی روشنی میں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی دولت بے بہا اُن کے لیے ممکن الحصُول ہوجائے؛ کیوں کہ اُن کے گمان میں میں اِس میدان کا شہسوار ہوں، یا اُن لوگوں میں سے ہوں جن کی (علمیت وقابلیت کی) طرف اُنگلیوں سے اِشارے کیے جاتے ہیں؛ حالاں کہ میں کیا اور میری حیثیت کیا! ۔ میں کسی

---

(۱) صحیح بخاری: ۲۱/ ۳۴۹ حدیث: ۶۴۷۸ ۔۔۔ صحیح مسلم: ۱۱/ ۳۶۱ حدیث: ۴۲۰۷ ۔۔۔ سنن ابوداؤد: ۱۳/ ۲۱۱ حدیث: ۴۳۶۹ ۔۔۔ مسند احمد بن حنبل: ۴۶/ ۹۹ حدیث: ۲۱۵۵۸ ۔۔۔ دارمی: ۶/ ۳۸۲ حدیث: ۲۱۹۴۔

طور خود کو اِس کا اہل نہیں پاتا کہ اِس راہ کی صحرانوردی کروں؛ لیکن اُن کے پیہم اِصرار، دیرینہ محبت اور حسن ظن کو دیکھتے ہوئے (اَب کچھ نہ کچھ لکھ ہی دینا چاہیے)۔

والمرء ان یعتقد شیئا فلیس کما
یظنه لم یخب واللّٰه یعطیه

ترجمہ: ”اگر کوئی شخص کسی کے بارے میں کوئی گمان رکھے، اور وہ اُس کی اہلیت نہ رکھتا ہو تو وہ نامراد نہیں ہونے پاتا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی رحمت سے اُس شخص کو اُس کا اَہل کر دیتا ہے۔“

چنانچہ جب میں نے اُن کے صدقِ ارادہ، اور اِخلاصِ نیت پر نگاہ کی تو کچھ کر گزرنے کا عزم لے کر اُٹھ کھڑا ہوا، اِس اُمید پر کہ میرے دینی بھائی، عزیز ہمدم، اور مخلص دوست مجھے اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

ہمارا اپنا کوئی رشتہ ناطہ نہیں بلکہ جو کچھ ہے سب نسبت محمدی کی برکات ہے، اور -اِن شاء اللہ- مجھے اِس نسبت سے یقین کامل ہے کہ مجھے منزل مقصود نصیب ہوگی، اور میری یہ عاجزانہ کوشش ٹھکانے لگے گی۔ اللہ ہمارے لیے بس ہے، اور کیا ہی اچھا کارساز۔ وہی توفیق دینے والا، اور ہدایت کی راہ پر لگانے والا ہے۔

وصلی اللّٰه علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ
آله وصحبه وسلم۔

اللہ کی توفیق اور اس کی مدد سے اَب یہاں سے اَصل کتاب شروع ہورہی ہے۔

## اچھے خواب کے لیے کچھ لوازمات

اس سلسلے میں جو چیز ہر صاحب ایمان کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ آداب واَطوار، کردار وگفتار، اَخلاق وصفات اور حسن سیرت ومعاملات میں اِس اِنسانِ کامل محمد عربی ﷺ کی بھرپور اِتباع و پیروی کی جائے۔ اُن کی حیاتِ طیبہ کے مختلف گوشوں کو زیر مطالعہ رکھا جائے، اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ آپ نے اہل وعیال کے ساتھ کیسے وقت گزارا ہے۔ صحابۂ کرام کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے تھے، اور دیگر متعلقین ورفقا کے ساتھ آپ کا برتاؤ کیسا ہوا کرتا تھا۔

مختصر یہ کہ کتاب اللہ اور سنت مصطفیٰ ﷺ کو دانتوں تلے دبالیا جائے، اور اپنی پوری زندگی کو اسی سنہرے رنگ میں رنگ دینے کی جی توڑ کوشش جاری رکھی جائے تو اُس خوش نصیب کے دونوں جہان روشن ہو اُٹھتے ہیں جو اِن دونوں کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے، اور زندگی کے کسی موڑ پر راہِ راست سے پھسلنے نہیں پاتا۔ آقاے کریم ﷺ نے اسی سچائی کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

تَرَكْتُ فِيكُمْ اثْنَتَيْنِ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا مِنْ بَعْدِيْ أَبَدًا: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ۔[۱]

---

(۱) مستدرک حاکم: ۱/ ۳۰۷ حدیث: ۲۹۱ ۔۔۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۱۰/ ۱۱۴ ۔۔۔ سنن دارقطنی: ۱۰/ ۴۰۷ حدیث: ۴۶۶۵ ۔۔۔ کنز العمال: ۱/ ۱۷۳ حدیث: ۸۷۵ ۔۔۔ موسوعۃ اطراف الحدیث، رقم حدیث: ۸۱۱۷۹؛ مگر ان کتابوں میں سے کسی میں اثنتیں کا لفظ نہیں آیا بلکہ کہیں شیئیں اور کہیں ثقلین کا لفظ وارد ہوا ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔ -چریاکوٹی-

ترجمہ: ”میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک ان کے
دامن سے وابستہ رہو گے میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے:
قرآن اور میری سنت۔“

پھر اس اِتباع کے نتیجے میں اِنسان کو دنیا و آخرت کے بہت سے فوائد وثمرات نصیب ہوتے ہیں، اور بہت سے آفاق روشن ہوتے ہیں جن کے روزن سے وہ پھیلتے اَنوار اور چمکتے ستاروں کا مشاہدہ کرلیتا ہے، اور یہی دراصل ہر سعادت وفضلیت کا منبع ہوتا ہے۔

قرآن وسنت کی کامل اِتباع سے سرکارِ دوعالم ﷺ کے نقش قدم پر گامزن رہنے کی توفیق اَرزانی ہوتی ہے۔ اور پھر آپ کی مکمل تابعداری قرآن وسنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا حوصلہ عطا کرتی ہے، جس کے نتیجے میں اُسے دنیا وآخرت کی سعادت وفلاح نصیب ہوتی ہے، پھر یہ سعادت' دو قدم آگے بڑھ کر دیدارِ مصطفیٰ کی راہ ہموار کردیتی ہے۔

پھر جب دیدارِ یار کی سعادت میسر آجائے تو تعلق بالمصطفیٰ کی جڑیں عاشق کے قلب وشعور میں پیوست ہونا شروع ہوجاتی ہیں، پھر وہ سفر حضر جہاں کہیں ہو اُسی دھن میں رہتا ہے، نقش کف ِپائے محمدی کی تلاش اُس کا مقصود بن جاتا ہے اور اسی سفر میں خود کو فنا کردینے کو اپنی زندگی کی معراج سمجھتا ہے۔

آفریں ہے ایسا تعلق اور لگاؤ پیدا کرلینے والے پر؛ کیوں کہ اِس تعلق کے بعد پھر وہ اُس کی صفات وخصائل کا پیراہن اپنے وجود پر چڑھانے کی کوشش کرتا ہے، اور جب یہ رنگ بھی چڑھ جائے پھر وہ اپنی حقیقی مراد پانے میں کامیاب

ہوجاتا ہے۔

اے عاشقانِ مصطفیٰ! یہ اس کے مراحل شوق ہیں۔ یاد رکھیں ایک طالب ومحب کے لیے تاجدارِ کائنات ﷺ کی زیارت ہر سعادت کا نچوڑ، اور کائنات کے اعلیٰ ترین رتبہ ومنصب سے کہیں بڑھ کر ہے!۔

صحیح بخاری، کتاب المناقب کے باب علامۃ النبوۃ:٦/ ٦٠٤ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَلَيَأْتِيَنَّ عَلىٰ أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لأَنْ يَّرَانِي أَحَبُّ
إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ ـ[1]

ترجمہ: ”تم پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ تم میں سے ایک آدمی کو
میرا دیکھنا اسے اپنی اولاد اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا۔“

بالکل سچ فرمایا آپ نے اے شاہِ دوعالم رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیک وسلم!۔

## محبت کے قرینے

برادرانِ گرامی! محبت کی بہت ساری شرطوں میں سے کچھ یہ ہیں: حسب اِستطاعت کامل اِستقامت واِتباع، سنت طریقے پر جملہ فرائض اِلٰہیہ کی اَدائیگی کے ساتھ اللہ کی مرضی وخوشنودی کا حصول، سچی نیت، عظیم مقصد، اور منہاجِ نبوت کے

---

(١) صحیح بخاری:١١/ ٤٢٣ حدیث: ٣٣٢٢۔۔۔ مسند احمد بن حنبل:١٩/ ٤٦١ حدیث: ٩٤١٨۔۔۔ کنز العمال: ١٤/ ٢٠٥ حدیث: ٣٨٤٠٤۔۔۔ مسند جامع: ٤٥/ ٥ حدیث: ١٤٧٧٦۔

مطابق عمل۔ اور صدقِ نیت کے ساتھ تقویٰ واِستقامت دراصل ہر عمل کی جان ہیں۔

وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ
مَّآءً غَدَقًا ۝١٦ (سورۂ جن)

ترجمہ: ”اور یہ (وحی بھی میرے پاس آئی ہے) کہ اگر وہ طریقت
(راہِ حق، طریق ذِکرِ اِلٰہی) پر قائم رہتے تو ہم انہیں بہت سے
پانی کے ساتھ سیراب کرتے۔“

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَ لَا
تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ ۝٣٠ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ
اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝٣١ نُزُلًا مِّنْ
غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝٣٢ (سورۂ حم سجدہ، ٣٠ تا ٣٢)

ترجمہ: ”بے شک جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اِس
پر مضبوطی سے) قائم ہوگئے، تو ان پر فرشتے اُترتے ہیں (اور
کہتے ہیں) کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم جنت کی خوشیاں
مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہم دنیا کی زندگی میں

(بھی) تمہارے دوست اور مددگار ہیں اور آخرت میں (بھی)، اور تمہارے لیے وہاں ہر وہ نعمت ہے جسے تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے وہاں وہ تمام چیزیں (حاضر) ہیں جو تم طلب کرو۔ (یہ) بڑے بخشنے والے، بہت رحم فرمانے والے (رب) کی طرف سے مہمانی ہے۔“

اِن آیتوں پر کچھ دیر کے لیے رُک کر غور وفکر فرمائیں۔ ذرا یہ اِرشادِ باری تو دیکھیں:

نَحۡنُ اَوۡلِیَآؤُکُمۡ۔

ترجمہ: ”ہم تمہارے دوست اور مددگار ہیں۔“

تو جب کوئی بندہ اس مقام پر پہنچ جائے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے اپنا دوست منتخب کرلے، تو پھر اس کی خوش بختی اور فیروز مندی کا کیا عالم ہوگا! اور پھر وہ کسی سے کیوں ڈرنے لگے!، سو اَب تو وہ کسی پر ظلم اور کسی کی توہین کا تصور بھی نہیں کرسکتا!۔

اور پھر یہ آیت کریمہ صرف دنیا ہی میں ولایت الٰہی کے بیان پر اکتفا نہیں کرتی بلکہ آخرت میں بھی - اللہ نے چاہا تو - اس کی ولایت کی دھوم ہوگی!۔ اس سے بڑھ کر حمایت اور مراعات و اِنعامات کسی بندے کے لیے کیا ہوسکتے ہیں!۔

و إذا العناية أدركتك عيونها
نم فالمخاوف كلهن أمان

ترجمہ: ”جب فضل وعنایت تجھ پر مہربان اور سائبان ہوجائے، پھر تجھے ہر قسم کے خوف وخطر سے بے نیاز ہوکر بالکل چین کی نیند سونا

چاہیے۔“

## اِتباعِ کامل کے تین فائدے

اِتباع کے تین بڑے زبردست فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تاجدارِ کائنات ﷺ کی اِقتدا نصیب ہوتی ہے۔ دوسرے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت اُس پر سایہ فگن ہوجاتی ہے۔ تیسرے گناہوں کی بخشش کا سامان ہوجاتا ہے۔ قرآن مجید کی اِس آیت کریمہ میں یہی فلسفہ بیان ہوا ہے:

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (۳۱) (سورۂ آل عمران)

ترجمہ: ”(اے حبیب!) آپ فرمادیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنالے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔“

بِقَوۡمٍ یُّحِبُّہُمۡ وَ یُحِبُّوۡنَہٗۤ ۙ (سورۂ مائدہ: ۵۴)

ترجمہ: ”۔۔۔ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے۔“

رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ

خَشِیَ رَبَّہٗ (۸) (سورۂ بینہ)

ترجمہ: ”۔۔۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا ہے اور وہ لوگ اس سے راضی ہیں، یہ (مقام) اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے خائف رہا۔“

یہ مقام دراصل اُس کا مقدر بنتا ہے جس کے دل میں خوفِ الٰہی نے گھر کر لیا ہو، جو ہمہ وقت مراقبہ اِلٰہیہ میں غرق رہتا ہو، اور جس کے تحت الشعور میں یہ راسخ ہوچلا ہو کہ وہ مالک ومولا نہ صرف جملہ معاملات کی باریکیوں سے بھی واقف ہے، بلکہ مخفی اور پوشیدہ ترین اُمور پر بھی آگاہی رکھتا ہے۔

جب کسی بندے کے اندر یہ اِحساس جڑپکڑ جائے تو وہ مرتبہ ’اِحسان‘ پر فائز ہوجاتا ہے۔ پھر اس کی بندگی کا رنگ یوں ہوتا ہے کہ جیسے دورانِ عبادت وہ خالق مطلق کا مشاہدہ کررہا ہے؛ ورنہ یہ ضرور سوچتا ہے کہ وہ رب سبحانہ وتعالیٰ ہمہ وقت مجھے دیکھ رہا ہے۔

پھر جب حقیقی معنوں میں اُسے مقامِ اِحسان حاصل ہوجاتا ہے، تو رحمٰن کا فضل واِحسان اُس پر ساون بن کر برستا ہے، اس کے دل میں سکون وطمانیت کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے، اور شیطان مردود اُسے دیکھ کر کوسوں دور بھاگتا ہے۔ ’بے شک حق ہے کہ رحمٰن کے کچھ بندوں پر اُس کا ایک ذرا بس نہیں چلتا!‘۔

## محبتِ مصطفیٰ ہر سعادت کی کلید ہے

جملہ سعادتیں، محبت رسول ﷺ کے دامن سے وابستہ ہیں۔ (اس سے

ہٹ کر کسی سعادت وشرف کا کوئی تصور نہیں کیا جا سکتا!) کسی شاعر نے کتنی پیاری بات کہی ہے۔

فاتباع النبی أکمل حب

للنبی مغزاہ حاء وباء

ترجمہ: ''سب سے کامل محبت کا راز نبی کی اِتباع میں پنہاں ہے، جس کا مغز و نچوڑ حرفِ حا، با ہے، (یعنی حب)۔''

یہی تو ہمارے حبیب مکرم، اور مقصودِ اعظم ﷺ ہیں۔

هو المقصود فی الدنیا

وفی الأخریٰ فلا تعنی

ترجمہ: ''دنیا و آخرت ہر جگہ مقصود و مراد انہی کی ذاتِ گرامی ہے؛ لٰہذا اِن سے بے نیاز ہو جانے کی کبھی بھول نہ کر بیٹھنا!۔''

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا!
ہے 'خلیل اللہ' کو حاجت رسول اللہ کی

بھری کائنات میں حضور فخر موجودات صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہی ایک ایسی ہستی ہیں جن کی خلقت و اَخلاق دونوں کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر اِعتبار سے کامل و اکمل بنایا ہے۔ آپ کے اَوصاف و کردار کی کیا تعریف ہو!، یوں کہہ لیں کہ وہ بس لاجواب اور اپنی نظیر آپ ہیں۔ اللہ بھلا کرے حبیب علی بن محمد حبشی کا جو اپنے میلاد نامے میں ابن فارض عمر بن ابوالحسن کے اَشعار نقل کرتے ہوئے بڑی خوبصورت بات کہہ گئے ہیں:

کملت محاسنه فلو أهدی السنا

للبدر عند تمامه لم یخسف

و علیٰ تفنن واصفیه بحسنه

یفنی الزمان و فیه ما لم یوصف

ترجمہ: ''اُن کے محاسن و کمالات سرتا پا مکمل ہی مکمل ہیں۔ اگر انھوں نے بدر کامل کو اپنا نور عطا فرمایا ہوتا تو چاند کو کبھی گہن نہ لگتا۔ یوں ہی ان کے حسن و جمال کی مختلف پیرایوں میں تعریف و توصیف کرنے والا رہتی دنیا تک کبھی بھی کماحقہ اُن کی توصیف کا حق اَدا نہ کر سکے گا!؛ (کیوں کہ کچھ نہ کچھ اوصاف ایسے ضرور رہ جائیں گے جو اس کی حدِ توصیف سے بالا تر ہوں گے۔)''

اللہ برکت عطا کرے، دیبعی نے بھی اپنے مولود میں بڑی عمدہ فکر پیش کی ہے، کہتے ہیں:

''اُس مقدس ذات کی مزید تعریف و توصیف اور کیا ہو سکتی ہے جس کا مداح خود قرآن کریم ہو!۔ توریت وزبور اور انجیل وفرقان کے اندر بھی اُن کے فضل و کمال کے زمزمے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے اِعزازِ دیدار اور شرفِ ہم کلامی دونوں سے انھیں نوازا۔ نیز اُن کے نام پاک کو اپنے اسم مقدس کے ساتھ ملا لیا تاکہ اُن کے مقام و مرتبہ کا اِظہار ہو، اور انھیں کل کائنات کے لیے رحمت و نور بنا کر مبعوث فرمایا گیا تو پھر بھلا اُن کے میلاد کے وقت دلوں کے اندر کیف و سرور کا سماں کیوں نہ ہو! اور لوگ رنگ و نور میں نہا نہا کیوں نہ جائیں!!۔''

یہ ایک بڑا وسیع میدان ہے، اور سرکارِ دوعالم ﷺ کا نور ہر جگہ چمکتا دمکتا دکھائی پڑتا ہے۔ وہ ہر فضیلت کے جامع ہیں۔ اس رنگ محمدی کے آگے سارے رنگ پھیکے ہیں۔ آپ کی رحمت و نور سے دور و قریب ہر شخص نے حصہ پایا۔ اگر آپ کی مدح و توصیف میں اور کچھ بھی نازل نہ ہوتا تو بس یہ آیت کریمہ آپ کی عزت و وجاہت کے اِظہار کے لیے کافی تھی۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ (سورۂ مائدہ: ۱۵ تا ۱۶)

ترجمہ: ''بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد ﷺ) آ گیا ہے، اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)۔ اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں، سلامتی کی راہوں کی ہدایت فرماتا ہے۔''

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ انھیں 'نور' کہہ کے یاد فرما رہا ہے، اور اس نے خود ہی اُن کی تخلیق فرمائی، اور انھیں رحمت بنا کر مبعوث کیا ہے، تو اب اس کے بعد (آپ کی توصیف و ثنا میں) کوئی شعر کہنے کی کیا گنجائش باقی رہتی ہے؟۔ 'فیض الانوار فی سیرة

النبی المختارا' میں اس مفہوم کو یوں نظم کیا گیا ہے:

وماذا يقول المادحون وقد أتى
مديح رسول الله فى محكم الذِكر
و قد قرن الله اسمه مع اسمه
وهل بعد هٰذا الفخر ياصاح من فخر!

ترجمہ: ”شعرا اُن کی مدح وثنا میں کیا کچھ کہہ سکتے ہیں؟ جب کہ قرآنِ مقدس اُن کی مدح وتوصیف کرتا نظر آتا ہے۔
اللہ رب العزت نے اُن کے نام کو اپنے اسم پاک کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔ تو اے شور بپا کرنے والو! کیا اِس فخر و اِعزاز کے بعد بھی کسی فخر کی گنجائش ہے!۔“

والدِ گرامی – قدس سرہ العزیز – نے بھی بڑی پتے کی بات کہی ہے:

ترجمہ: ”رحمت عالم ﷺ کی مدح وتوصیف میں ہر قول معتبر ہے، اور اس کے سوا جو کچھ ہے فضول ہے۔
مخلوق کی مدحِ پیغمبر بھلا کس شمار وقطار میں آئے، جب کہ قرآنِ عظیم کی آیتیں اُن کی تائید وتوصیف کرتی نظر آرہی ہیں۔
ہم نے بھی نعت پیغمبر لکھنے کے لیے کچھ پھول چنے ہیں؛ لیکن زبان کی گرہیں بندھتی چلی جارہی ہیں۔
اگر کوئی میدانِ نعت کے شہسواروں کا پتا لگانا شروع کردے تو نسلاً بعد نسل اس کا شمار کرنا مشکل ہوگا۔

سچی بات یہ ہے کہ اپنی نظموں سے میں محمد عربی اکی توصیف کا کوئی حق اَدا نہیں کرسکا ہوں، ہاں! اُن کے ذکر کی بدولتمیری نظمیں معتبر ہوگئی ہیں۔“

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُن پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے؛ بلاشبہہ وہ اس کے نور ہیں۔ حبیب علی بن محمد حبشی نے ایک مصرعے میں اُن کے 'نور' ہونے کا کیا خوب نقشہ کھینچا ہے:

هو النور يهدى الحائرين ضياؤه

ترجمہ: ”وہ ایک ایسا 'نور' ہیں جس کی روشنی گم گشتگانِ راہ کو منزلِ ہدایت سے ہمکنار کرتی رہتی ہے۔“

یارسول اللہ! آپ ہی تو رؤف ورحیم ہیں، اللہ نے آپ کا مقام کتنا بلند کردیا ہے!۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ (سورۂ توبہ)

ترجمہ: ”بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف ومشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب وآرزو مند رہتے ہیں (اور)

مؤمنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق، بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔“

حق تو یہ ہے کہ اُن کا وصف اور بڑائی بیان کرنے والے کرتے رہیں، مدح وثنا کے گل نچھاور کرنے والے کرتے رہیں، اور اہل زبان اُن کے اَوصافِ حمیدہ کا لاکھ بیان کرتے رہیں؛ مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں جو مقامات واَسرار، اور اِمداد واَنوار سے سرفراز فرمایا ہے شاید وہ اس کی گرد کو بھی نہ پہنچ سکیں۔ ذرا اِن اِرشاداتِ باری پر تو غور کریں:

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ (سورۂ قلم)

ترجمہ: ”اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متصف ہیں)۔“

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ (سورۂ حجر)

ترجمہ: ”(اے حبیبِ مکرم!) آپ کی عمر مبارک کی قسم! بے شک یہ لوگ (بھی قومِ لوط کی طرح) اپنی بدمستی میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔“

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (سورۂ احزاب:۶)

ترجمہ: ”یہ نبی (مکرم) مؤمنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے زیادہ قریب (اور حقدار) ہیں۔“

لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (سورۂ حجرات:۲)

ترجمہ: ''اپنی آوازوں کو نبی (کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے بلند نہ کرنا۔''

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ (سورۂ احزاب: ۴۰)

ترجمہ: ''محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں۔''

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ (سورۂ انفال: ۳۳)

ترجمہ: ''اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ ان پر عذاب فرمائے درآں حالے کہ (اے حبیبِ مکرم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں۔''

اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ (سورۂ فتح: ۱۰)

ترجمہ: ''(اے حبیب!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔''

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ (سورۂ حجرات: ۷)

ترجمہ: ''اور جان لو کہ تم میں رسول اللہ (ﷺ) موجود ہیں۔''

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ (سورۂ توبہ: ۱۲۸)

ترجمہ: ''بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے۔''

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝۴۵ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝۴۶ (سورۂ احزاب: ۴۵ تا ۴۶)

ترجمہ: ''اے نبیِ (مکرم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منور کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)۔''

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝۱ (سورۂ فتح: ۱)

ترجمہ: ''(اے حبیبِ مکرم!) بے شک ہم نے آپ کے لیے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا (اس لیے کہ آپ کی عظیم جدوجہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہو جائے)۔''

وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝۱۱۳ (سورۂ نساء: ۱۱۳)

ترجمہ: ''اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔''

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۵۶

(سورۂ احزاب: ۵۶)

ترجمہ: ''بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبی (مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔''

اللّٰهم صل وسلم وبارک علیه وعلیٰ آله وأصحابه وذریته وأتباعه۔۔۔

اِس قسم کی بہت سی آیتیں قرآن مجید کے اندر موجود ہیں، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ پورا کا پورا قرآن ہی مدح وتوصیف پیغمبر میں نازل ہوا ہے، اور ہر آیت مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نعت معلوم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اَخلاقِ محمدی کی بابت اِستفسار ہوا تو آپ نے فرمایا تھا:

'اُن کا اَخلاق قرآن تھا'۔[1]

---

(۱) عوارف المعارف میں ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان: 'آپ کا خلق قرآن تھا' میں اخلاقِ ربانیہ کی طرف ایک لطیف اِشارہ ہے۔ اُم المومنین نے بارگاہِ ربوبیت میں یہ کہنے سے حیا محسوس کی کہ 'رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احکم الحاکمین عزوجل کے اَخلاق سے متصف تھے'۔ تو آپ نے اپنے فرمان: 'کان خلقه القرآن' سے یہ معنی مراد لیا تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جلالت سے حیا بھی برقرار رہے اور اس لطیف کلام کے ذریعہ حقیقت سے پردہ بھی اُٹھ جائے۔ اور یہ فرمان' ام المومنین کی اِنتہائی عقلمندی اور با اَدب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس طرح قرآنِ کریم کے معانی کی کوئی انتہا نہیں اسی طرح خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَخلاقِ عظیمہ پر دلالت کرنے والے اَوصاف کی بھی کوئی حد نہیں؛ کیوں کہ تمام اَحوال میں تاجدارِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمدہ اَخلاق اور اچھی عادات کی نئی جھلک سامنے آتی ہے۔ (عوارف المعارف: ۱۳۸ بحوالہ حدیقہ ندیہ: ۱۷۹، ۱۸۰)

-چریاکوٹی-

ذَاتِکَ صَلاَۃً تَرْضَاهَا مَنَالُهٗ مَا دَامَ مُوسیٰ نَجِیًّا وَإِبْرَاهِیمَ خَلِیلاً وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَبِیْبًا۔

جو شخص اس صیغۂ درود کو (۴۰) چالیس مرتبہ (۴۰) چالیس راتیں پڑھے، اُسے ضرور زیارتِ نبوی اور دیدارِ مصطفیٰ کی دولت نصیب ہوگی۔

شیخ عباس نے اس صیغے کی مجھے بالکل اسی طرح اِجازت دی جس طرح انھیں شیخ سے عنایت ہوئی تھی۔ چنانچہ جو مقصد تھا وہ حاصل ہوا، اور ساری تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں وہ جس چیز میں جو اور جیسے چاہے اِرادہ فرمائے۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم، والحمدللہ السمیع البصیر، وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد السراج المنیر والبشیر النذیر، وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

## فائدہ نمبر 128

سرکارِ گرامی وقار ﷺ کی زیارت سے شادکام ہونے کے لیے ہماری کتاب۔۔۔ [illegible]

۔۔۔کا مطالعہ بھی مجرب ومفید ہے۔ اس [illegible] بہت سے لوگوں نے فتح کبیر اور خیر کثیر حاصل کرلی ہے۔ آپ بھی [illegible] سے پڑھیں اور فضل خداوندی کا کرشمہ دیکھیں۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلیٰ [illegible]

## فائدہ نمبر 129

ماہِ ربیع الاوّل ۱۴۰۹ھ شب [illegible] کی بات ہے، کہ میں خواب اور بیداری کی ملی جلی کیفیات سے دوچار تھا کہ اللہ [illegible] وتعالیٰ کی طرف سے اِس صیغۂ مبارکہ کا مجھ پر اِلقا ہوا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْجَمَالِ وَالْکَمَالِ وَأَرِنِي وَجْهَهُ الصَّبِ[illegible] الْحَالِ۔

اور پھر مجھے اپنا مطلوب [illegible] نے میں کامیابی نصیب ہوئی۔ اِسے [illegible] نانوے مرتبہ پڑھا جائے۔ یہی عدد

ہوا۔ اِس مقصد عظیم کے حصول کے لیے یہ بہت ہی مجرب ہے۔ اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو، اور توفیق خیر سے نوازے۔ والحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

## فائدہ نمبر 132

نیز دیدارِ مصطفیٰ کی دولت پانے کے لیے حبیب عبد الرحمٰن بن احمد بن عبداللہ الکاف کا عطافرمودہ یہ صیغۂ مبارکہ بھی بڑا اہم اور مفید ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ بِعَدَدِ نِعَمِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ
وَأَفْضَالِہٖ۔

یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 133

سیدی احمد بدوی ابوفراج کا صیغہ 'شجرۃ الاصل النورانیۃ' مکمل پڑھا جائے۔ یہ درود قضاے حاجات، اور فتح مہمات کے لیے بہت ہی مجرب مانا گیاہے۔ جب بھی کوئی اہم ضرورت درپیش ہو، یہ درود مسلسل تین روز تک نمازِ فجر کے بعد پوری

توجہ کے ساتھ (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھا جائے۔ یقینا اس کی برکت سے مرادیں برآئیں گی، بلکہ اگر چاہ لے تو باذن اللہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے کھسک جائے گا۔

اور اگر دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشتاق ہے تو ستھرا کپڑا پہنے، پاکبستر لگائے، اورسوتے وقت تازہ وضو کرکے، اور غسل کرلے تو اور بہتر ہے، پہلے دو رکعت نماز اَدا کرے، اور پھر قبلہ رو، اپنے دائیں کروٹ، بسترے پر لیٹے لیٹے (۱۰۰) سو مرتبہ اِس کاورد کرے۔ اَخیر میں یہ پڑھے:

یَا مُحْسِنُ یَا مُجَمِّلُ ، اَرِنِي وَجْہَ نَبِیِّکَ
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

## فائدہ نمبر 134

حالت بیداری میں دیدارِ مصطفیٰ کا شرف حاصل کرنے کا نسخہ کیمیا۔ شب جمعہ مندرجہ ذیل درود (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ پڑھا جائے:

اَللّٰھُمَّ اجْمَعْ جَمِیْعَ أَذْکَارِ الذَّاکِرِیْنَ
وَجَمِیْعَ صَلَوَاتِ الْمُصَلِّیْنَ وَاجْعَلْ لِیْ جَمِیْعَ
الأَذْکَارِ لِذِکْرِیْ وَجَمِیْعَ الصَّلَوَاتِ لِصَلَاتِیْ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَعَلٰی

آلِہٖ الْمُطَهَّرِیْنَ الْکَامِلِیْنَ۔

اس کی اِجازت حبیب زین بن سمیط سے حاصل ہوئی۔ اور انھوں نے شیخ تیجانی عبدالحمید تیجانی مصری سے پائی۔ ۲۷؍رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ۔

مرتب فوائد ہذا، اور اُمیدوارِ رحمت کردگار عرض گزار ہے کہ بتوفیق مولا جتنا ممکن ہوسکا اس کتاب کے اندر ہم نے فوائد جمع کردیے۔ اور میں سمجھتا ہوں خاص اِس مبارک موضوع پر یہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔ لہٰذا خیر وسعادت کے اِس موجیں مارتے سمندر سے اپنی قلبی پیاس کی سیرابی کا سامان کرنا نہ بھولیں۔ بلاشبہہ اعمال نیتوں پر موقوف ہوتے ہیں، اور ہر شخص اپنی نیت ہی کی بمقدار پاتا ہے۔

جس مقصد کو پانے کے لیے یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے وہ مقصد بڑا عظیم وجلیل ہے۔ اس کی طلب وتجسس بس وہی کرسکتا ہے جس کی بصارت وبصیرت کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حقیقی روشنی عطا کردی ہو۔ جو دلِ بینا کا حامل ہوتا ہے، وہ بہت سی چیزوں کا کھلی آنکھوں مشاہدہ کرلیتا ہے۔

یوں ہی فائدہ نمبر انٹھانوے، ننانوے، ایک سوایک، اور ایک سو دو وغیرہ کے تحت ہم نے کچھ چھوٹے فوائد بھی ذکر کیے ہیں جن کو رنگ عمل دینا، اور جن کو کرگزرنا کوئی مشکل اَمر نہیں، ایک تو ان کا حجم چھوٹا ہے، اور پھر تین ہی مرتبہ پڑھنا ہے۔

ہاں! کچھ ایسے بھی سعادت مند حضرات ہیں، جو بڑی عجیب شانوں کے حامل ہیں؛ کیوں کہ وہ بظاہر یہ سب فوائد ووظائف پڑھے بغیر ہی دیدارِ مصطفیٰ کا شرف پالیتے ہیں۔ وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ سرتاپا سنت محمدی کے رنگ میں رنگے ہوتے ہیں۔

لیکن ہر کوئی تو ایسے اِمتیازات کا مالک نہیں ہوتا! ہمیں تو محنت اور جدوجہد ہی کرنی ہے، اور زیادہ سے زیادہ اُس اِرشادنبوی کی روشنی میں عمل کرنا ہے، جو آپ نے کسی سائل کے جواب میں فرمایا تھا کہ 'اگر مزید کچھ بڑھالو تو تمہارے حق میں اور بہتر ہوگا'۔ کسی کہنے والے نے کتنے پتے کی بات کہی ہے:

زد إن ترد خيرا فإن صلاته
نعم من الله العظيم عظيم

ترجمہ: ''جتنا ہوسکے، اس بارگاہِ عالی وقار میں صلوٰۃ وسلام کا تحفہ گزارتے رہو؛ کیوں کہ یہ درود اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، اور اللہ کی ہر نعمت، عظیم ہوتی ہے۔''

اِس لیے میں نے اپنا فرضِ منصبی سمجھا کہ عاشقانِ مصطفیٰ کے شوق وولولہ کو مہمیز لگاتا چلوں؛ تاکہ وہ درودوسلام کی تعداد بڑھاتے جائیں، (اور وہ کچھ دیکھ لیں جس کو دیکھنے کے لیے خالق نے یہ آنکھیں بنائی ہیں؛ ورنہ اُن کے جمالِ جہاں آرا کو دیکھے بغیر اِن آنکھوں کا مقصد ہی کیا ہے!)۔ اللہ کے فضل وکرم کی نہ کوئی حد ہے اور

---

نہ ٹھکانا۔ نہ ہی وہ کسی کے ساتھ خاص ہے، بلکہ پروردگار جس کو چاہتا ہے اس سے حصہ عطا فرمادیتا ہے۔ اور وہی بے پایاں فضل کا تنہا مالک ہے۔

یہاں آکر میری یہ جمع وترتیب -بحمد اللہ- اپنے اختتام کو پہنچی۔ اللہ نے محض اپنے فضل سے اس کی طباعت واِشاعت کے مرحلے بھی آسان فرمادیے۔ دعا ہے کہ پروردگارِ عالم اس کا نفع عام وتام فرمائے۔ اور اگر کسی کو اِس کتاب کے اندر کچھ سقم وخلل نظر آئے، تو وہ اس کی تصحیح وخانہ پُری کرنے کی کوشش کرے؛ کیوں کہ غلطی کرنا شیوۂ آدمیت ہے۔ جسے اس کتاب میں کچھ خیر وخوبی نظر آئے، قلب ونظر کے بند تالے کھل پڑیں، اور اَحوال بدل جائیں تو یہ محض اُس مالک ومولا کا کرم ہے، (میرا اپنا اس میں کچھ کمال نہیں)۔

خدا کرے میری یہ عاجزانہ کوشش بارگاہِ خداوندی میں محض اس کی رضا کے لیے شرفِ قبولیت سے ہمکنار ہو، سرکارِ اقدس ﷺ سے قرب وتعلق کا باعث ہو، اور قیامت کے اُس لرزہ خیز دن کے لیے ذخیرہ بن جائے جس دن قلب سلیم کے سوا نہ کچھ مال کام آئے گا نہ کوئی اَولاد۔

والحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

حسن محمد عبد اللہ شداد بن عمر باعمر

مترجم

محمد افروز قادری چریاکوٹی

---

نوٹ: اِس کتاب کے اِختتام پر نظم ونثر میں بہت سے مقتدر مشائخ کرام اور اکابرو اَساطین اُمت کی تقریظات ثبت تھیں؛ مگر بخوفِ طوالت ہم نے قصداً انھیں حذف کردیا۔ یہاں صرف اُن مقرظین کے اَسمائے گرامی کے ذکر پر اِکتفا کیا جاتا ہے، جسے دیکھنے کا شوق ہو وہ اَصل کتاب کی طرف رجوع فرمائیں:

- شیخ عبدالقادر بن احمد السقاف۔
- شیخ حبیب احمد مشہور الحداد۔
- شیخ ابوبکر علی المشہور۔
- شیخ محمد بن علوی المالکی الحسنی۔ مکۃ المکرمۃ
- شیخ محمد بن احمد بن عمر شاطری۔ جدہ۔
- شیخ عبدالرحمٰن بن سالم البیض۔ جدہ۔
- شیخ کمال عمر اَمین۔ مدینہ منورہ۔
- شیخ ہاشم العیدروس۔
- شیخ عبداللہ سراج الدین۔
- شیخ موسیٰ عبدہ یوسف۔
- شیخ عبدالقادر جیلانی سالم خرد۔
- شیخ صالح الشیخ العباسی۔ حلب، شام۔
- شیخ احمد البدوی شیخ بن شیخ عثمان البراوی۔ براوہ۔

- شیخ عبد الرحمٰن بن احمد بن عبد اللہ بن علی الکاف الہجرانی۔
- شیخ علی بن عبد اللہ حسین السقاف۔
- شیخ محمد بن سعید بن عبد اللہ بن سالم باعلوی۔ مقدیشو۔
- شیخ صالح حسین المسیلی۔
- شیخ علی موسیٰ تلمیذ شیخ عبد الرحیم۔

**تمت و بالخیر عمت**

⁂

ایک مدت سے یہ منصوبہ بنا رکھا ہے

# مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مِہرِ چَرخِ نُبُوّت پہ روشن درود
گُل باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہریارِ اِرم تاجدارِ حرم
نو بہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام
عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیّب و نُزہت پہ لاکھوں سلام
جس کے زیر لِوا آدم و مَن سِوا
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہِر ریاست پہ لاکھوں سلام
پرتوِ اسمِ ذاتِ احد پر درود
نسخۂ جامِعیّت پہ لاکھوں سلام
مطلعِ ہر سعادت پہ اسعَد درود
مقطعِ ہر سِیادت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے بے کس کی دولت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام
کثرتِ بُعدِ قلّت پہ اکثر درود
عزتِ بُعدِ ذلّت پہ لاکھوں سلام
ربِ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی مِنّت پہ لاکھوں سلام
فرحتِ جانِ مومن پہ بے حد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کَرامت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شَفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام
جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بَھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
مُجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضاؔ
مُصطفٰی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(امام اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اللهم صل على محمد سيدنا ومولانا
وعلى آله وصحبه وبارك وسلم